



پندرھواں اجلاس

سرکاری رپورٹ

## بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ ۱۸ افریوری ۱۹۹۹ء بہ طبق کیم رشوال ۱۳۱۹ انہری یہ روز جمعرات

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱	آغاز کارروائی تلاوت قرآن پاک و ترجیہ وقت سوالات۔	۵
۲	رخصت کی درخواستیں۔	۶
۳	زیر و آور۔	۳۱
۴	قراردادوں۔	۳۲
۵	قرارداد نمبر ۶۰ منتخب عبد الرحمن مندو خیل (منظور)	۳۳
۶	قرارداد نمبر ۶۱ منتخب عبد الرحمن مندو خیل (منظور)	۳۵
۷	گورنر بلوچستان کے پروردگار آرڈر	۲۳

## بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا پندرھواں اجلاس مورخ ۱۸ ار فروری ۱۹۹۹ء بر طابق کم ذی قعدہ ۱۴۱۹ ہجری یروز حصرات بوقت شام ۳ بجھر ۵۰ منٹ پر زیر صدارت جناب اپیکر یگر عبدالجبار خان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اپیکر: السلام علیکم

تلادوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالستین اخوندزادہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ  
وَلَا هُنَّ يَخْرَجُونَ هُوَ أَوْلَىكُمْ أَضْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا  
جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ هُوَ مَا عَلِمْنَا إِلَّا النَّبَلَغُ

ترجمہ :- بے شک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہی ہے۔ اور ہم اسی کے بندے ہیں۔ اور پھر وہ اس پر مستقیم رہے۔ تو انھیں کوئی خوف و خطر نہیں۔ اور نہ ان کو رنج و غم ہو گا وہ سب جنتی ہیں۔ اپنے اعمال کے بدلے میں۔ وہ جنت ہی میں ہی مش رہیں گے

میر عبدالجبار خان جناب اپسیکر: جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ وفقہ سوالات۔ سوال  
نمبر ۲۵۸ عبد الرحیم خان مندوخیل۔

X ۲۵۸ مسئلہ عبد الرحیم مندوخیل: بتوسط سردار غلام مصطفیٰ خان ترین۔

کیا وزیر بہبود آبادی از را کرم مطلع فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ۲۳ فروری ۱۹۹۸ء کے دوران صوبائی حکومت کی جانب سے صوبائی حکاموں اور اس سے مسلک ملکہ جات/ اداروں میں بھرتی پر پابندی عائد کی گئی تھی؟

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ۲۳ فروری ۱۹۹۸ء سے تا حال ملکہ متعلقہ اور اس سے مسلک ملکہ جات/ اداروں میں بھرتی کے کے آفسران/ الیکاران کے نام ولدیت، گرید، عبدہ، جائے تعیناتی ضلع رہائش کیا ہے۔ نیز بھرتی لئندہ مجاز اختاری کا نام و عہدہ بعد بھرتی قانون اور تشریف کی تفصیل بھی دی جائے۔

برائے وزیر بہبود آبادی سردار عبد الرحمن خان کھیتران:

(الف) یہ درست ہے کہ ۲۳ فروری ۱۹۹۸ء کے دوران صوبائی حکومت کی جانب سے صوبائی حکاموں اور ان سے مسلک ملکہ جات میں بھرتیوں پر پابندی تھی۔

(ب) اس دوران ملکہ بہبود آبادی میں الیکاران کو بھرتی کیا گیا ہے اسی تفصیل آخر پر مسلک ہے جناب اپسیکر: سوال کو پڑھا ہوا تصویر کیا جائے کوئی ضمنی سوال ہوتا ریافت فرمائیں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب اس میں سوال کیا گیا تھا کہ صوبائی حکومت نے تی بھرتی ہونے پر پابندی عائد کی تھی تو انہوں نے جواب دیا ہے کہ ہاں بھرتی کی گئی ہے لیکن قانون کے تحت اس کو بھرتی کیا گیا ہے ابھی ہماری سمجھ میں نہیں آیا ہے کہ ایک طرف تو گورنمنٹ پابندی عائد کرتی ہے اور دوسری طرف پھر اس کو کس طرح بھرتی کرتے ہیں یہ ذرا اگر ہو جائے۔

سردار عبد الرحمن کھیتران (وزیر تعلیم): جناب ہم نے اس میں جواب دیا ہے کہ بھرتی پر پابندی تھی۔

میر محمد عاصم کرد: جناب پاکستان آف آرڈر۔ کیا concerned minister نہیں ہے؟ سردار عبدالرحمان ھسپتار (وزیر تعلیم): جناب concerned minister (وزیر تعلیم) لندن گئے ہیں اس کے behalf پر میں جواب دے رہا ہوں۔

میر محمد عاصم کرد: جناب اپنیکر اس سے پیشتر بھی آپ کئی دفعہ روٹنگ دے چکے ہیں کہ concerned کو یہاں ہونا چاہئے آپ کی روٹنگ کے باوجود یہاں کسر ڈنفر نہیں ہوتے ہیں کیا وجہ بے آپ کی روٹنگ پر عمل نہیں ہوتا ہے۔ آپ ریکارڈ بیکھیں کہ آپ نے کتنی بار پہلے روٹنگ دی ہے۔

جناب اپنیکر: میری عرض اول تو یہ ہے اور کوشش ہوتی ہے اور ہے کہ متعلقہ وزیر صاحب موجود ہوں اور اگر نہیں تو آپ کے قواعد میں ہے اور گنجائش ہے کہ حکومت کی بھی وزیر کو متقرر کر سکتی ہے کہ وہ جوابات دے وہ جواب دے رہے ہیں Thank you۔

سردار عبدالرحمان ھسپتار (وزیر تعلیم): جناب پابندی کے دوران ۱۹۳۰ء میں کو بھرتی کیا گیا ہے کچھ سردار چاکر خان ڈوکی کے دور میں ہوئے ہیں کچھ ہمارے ڈاکٹر تارا چند صاحب کے دور میں ہوئے ہیں تو واقعی اس وقت پابندی تھی لیکن بھرتی کئے گئے ہیں۔

جناب اپنیکر: اس کا ازالہ آپ کیسے کریں گے۔

سردار عبدالرحمان خان ھسپتار (وزیر تعلیم): جناب چیف منزہ کے پاس اختیار ہے وہ اس کو روپیکس کر سکتے ہیں تو اس وقت relaxation چیف منزہ سے ملی ہوگی۔

جناب اپنیکر: صحیک ہے۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: یہ جواب تو تسلی بخشنہ نہیں ہے کیا انہوں نے اشتہار دیا جبکہ ہائی کورٹ کافی ملہ بھی پڑا ہوا ہے ہائی کورٹ کے نیٹلے کے مطابق کہ انہوں نے اخبار میں اشتہار دیا ہے یا نہیں۔ قانونی طور پر تو یہ ہے کہ ان کو اشتہار دینا ہے کیا وہ تمیں دکھا سکتے ہیں کہ یہ اشتہار دیا گیا ہے۔

جناب اپنیکر: آپ کے سوال میں نہیں ہے کہ اشتہار دیا ہے یا نہیں۔ خواہ تجوہ اشتہار دیا ہو گا جو بھرتی کئے گئے ہیں۔

سردار عبدالرحمان ھمیت ان (وزیر تعلیم): جناب یہ لامحال اشتہار دیا ہوگا اگر معزز ممبر چاہتے ہیں ان کی تسلی ہوتا ہم ان کو بتادیں گے کہ کیا صورت ہے۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب ہم کو یہ اب اشتہار دکھادیں آگے اجلاس میں ہم کو دینا ہوگا۔

جناب اپسیکر: آپ کے سوال میں تو نہیں ہے بعد میں بتادیں گے۔

سردار عبدالرحمان ھمیت ان (وزیر تعلیم): جناب اپسیکر یہ ہمارے ذفتر تشریف لے آئیں ہم ان کی تسلی کرائیں گے اگر نہ ہو تو اگلے اجلاس میں یہ fresh question ہے۔

جناب اپسیکر: اگر ہیں تو ان کو دے دینا۔

ڈاکٹر تارا چند: جناب میں ایک بات کیسے کرنا چاہتا ہوں سردار صاحب فرمائے ہیں کہ اس وقت بھرتی پر پابندی عائد تھی تو اس کے باوجود ہم نے بھرتیاں کی تھیں اسی بات نہیں ہے ہمارے پاس پروف ہے کہ کوئی بھرتی پر پابندی عائد نہیں تھی۔ (باہم گفتگو)

سردار عبدالرحمان ھمیت ان (وزیر تعلیم): ڈاکٹر صاحب آپ کے behalf پر میں جواب دے رہا ہوں۔

ڈاکٹر تارا چند: اس وقت بھرتیاں میں نے کی تھیں اس وقت پابندیاں نہیں تھیں یہ غلط جواب مل رہا ہے اس وقت کوئی پابندی نہیں تھی فیڈرل ڈیپارٹمنٹ ہے بھرتیاں جو ہوئیں تھیں وہ صحیح ہوئی تھیں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب آپ کے ڈیپارٹمنٹ نے ہمیں جواب دیا ہے کہ یہاں پر پابندی تھی یہ کوئی بات نہیں ہے۔ صوبائی حکومت نے خود لکھا ہے کہ بھرتی پر پابندی تھی۔

سردار عبدالرحمان ھمیت ان (وزیر تعلیم): جناب ex-minister خود جواب دے رہے ہیں میں بیخدر ہاں ہوں۔

میر محمد عاصم کرو: جناب یہ جو بھرتیاں ہوئی ہیں روں اور ریگولیشن کے مطابق نہیں ہوئی ہیں اس میں جو میراث سسٹم ہے اس کو نظر انداز کیا گیا ہے اس میں میرے حلقوں کی تین تحصیلوں کو بالکل نظر انداز کیا گیا ہے اس میں میری تین تحصیلوں کے ایک بھی آدمی کو رکھا نہیں گیا ہے وجہ کیا ہے اپنے سارے

میں پسند کو رکھا گیا ہے نہ انترو یو ہوا ہے۔

جناب اپیکر: اس کے لئے آپ یوں فرمائیں میرث کی بات ہے تو اف، ب، ج ہے ان کی میرث تھی ان کو نہیں رکھا گیا ہے ان کو چھوڑا گیا ہے۔

میر محمد عاصم کرد: جناب بالکل announce کیا ہے کوئی اشتہار وغیرہ۔

جناب اپیکر: وہ کہہ رہے ہیں announce کیا ہے اشتہار دیا ہے وہ کہہ رہے ہیں۔ تین صاحب کا سوال تھا تو انہوں نے کہا کہ اشتہار تھا تو میں پیش کر دوں گا۔

میر محمد عاصم کرد: جناب کسی اخبار میں اشتہار نہیں آیا۔

جناب اپیکر: آپ بتائیں کس اخبار میں نہیں آیا کس تاریخ کو۔ کس اخبار میں چاہتے ہیں اسکا جواب سردار صاحب نے دے دیا ہے کہ ہم نے یقیناً پریم کورٹ کے فیصلے کو مذکور رکھتے ہوئے اشتہارات دیئے ہوئے اور میں پیش کر دوں گا یہ سوال میں نہیں تھا اگر سوال میں ہوتا تو وہ اب پیش کرتے۔ سردار عبدالرحمان کھمیران (وزیر تعلیم): جناب اپیکر میں نے عرض کیا ہے سردار مصطفیٰ سے بھی اور عاصم کرد سے بھی میری گزارش ہے کہ وہ دفتر میں آئیں ہم ان کو ریکارڈ provide کر سکتے ہیں اگر اس میں کوئی خامی تھی تو دوسرے اجلاس میں یہ فریش سوال لے آئیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

میر فتح علی عمرانی: جناب مخدود ہوتا ہے کہ پابندی تھی اور پابندی کے باوجود ۲۷۳ آدی بھرتی کئی گئے ابھی اس کا باؤس میں کوئی نیچلنہیں ہو افسوس صاحب کہہ رہے ہیں کہ نیا سوال لے آئیں اس کا کیا ہو گا۔

جناب اپیکر: اس کا مطلب یہ ہے کہ اس سے بہت کر کوئی اور بات آپ پوچھنا چاہتے ہیں آپ نیا سوال کریں۔

میر فتح علی عمرانی: کوئی اشتہار نہیں۔ چوری چھپے بھرتی کرتے جا رہے ہیں۔

جناب اپیکر: میں کہتا ہوں مخدود اے خود ہوتے ہیں پابندی تھی پابندی کے باوجود ۲۷۳ بھرتی ہوئے میں دیکھوں گا وزیر اعلیٰ کے صوابد یہی اختیارات ہیں وہ relax کر سکتا ہے وہ میرے پاس

اُسیں جو چیز ہوگی آپ کو بتا دیں گے۔

میر محمد عاصم کرو: جناب اپنیکر اس سے پہلے بھی کہا کہ ban ہے کوئی بھی appointment نہیں ہو سکتا اسکے باوجود پھر یہ کیسے ہوئے۔

میر عبدالکریم نوشیر وانی: پرانک آف آرڈر جناب روول پائیگ کے تحت چیف منٹر relax کر سکتے ہیں۔

جناب اپنیکر: آپ تشریف رکھیں۔ کس چیز کا rule 56۔ وہ کیا کر سکتے ہیں۔

میر عبدالکریم نوشیر وانی: کسی appointment کا۔ اس میں چیف منٹر کو اختیار ہے۔

جناب اپنیکر: اس قاعدے اور قانون کا نام کیا ہے۔

شیخ محمد جعفر خان مندو خیل (وزیر): جناب اپنیکر میں اس کی وضاحت کروں گا 56 rule میں یہ پیک سروس کمیشن کا روول ہوتا ہے اس کی preview with draw سے کرنا ہوتا ہے وہ الگ ہے جو بھی احتاری پابندی لگاتی ہے وہ لفت بھی کر سکتی ہے میں کسی چیز پر پابندی لگاتا ہوں میں لفت بھی کر سکتا ہوں۔

جناب اپنیکر: یہ تو ہو گیا ہے۔ اگلا سوال نمبر ۲۸۲ عبدالرحیم خان مندو خیل۔

X ۲۸۲۔ مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل (بتوسط سردار غلام مصطفیٰ ترین):

کیا وزیر بہبود آبادی از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

۱۳ اگست ۱۹۹۷ء سے تاحال محکمہ متعلقہ اور اس کے زیر انتظام مسلک محکمہ جات / اداروں سے تباہی شدہ آفیسر ان / الہکار ان کے نام عہدہ، گرید، مقام تباہی و مقام تعینات، عہدہ اور ضلع رہائش کیا ہے۔ نیز تباہی شدہ آفیسر ان / الہکار ان اپنے سابقہ آسامیوں پر کتنے عرصہ سے تعینات تھے تفصیل دی جائے۔

برائے وزیر بہبود آبادی سردار عبدالرحیم کھیتر ان:

۱۳ اگست ۱۹۹۷ء سے تاحال محکمہ بہبود آبادی میں ۱۳ آفیسر ان اور ۵۸ الہکار ان کے

بادلے کے مگر تفصیل آخر پر مسلک ہے (ب)

X جناب اسپیکر: کوئی ضمنی نہیں۔ اگلا سوال ڈاکٹر تارا چند۔

X ۵۸۲ ڈاکٹر تارا چند:

کیا وزیر بہبود آبادی از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) محل بہبود آبادی کے لئے وفاق اور صوبے کی جانب سے سال روائی کے بجھت میں کل کس قدر فنڈ ملا ہے۔ نیز خرچ کی تفصیل بھی بتائی جائے۔

(ب) وزارت کا عہدہ سنجانے سے لے کر اب تک کن کن مرکزی کا وورہ کیا گیا ہے نیز موجودہ ڈائریکٹر جنرل اور دیگر ڈائریکٹروں کی گردیدہ اوقاعات تعلیمی کی تفصیل دی جائے۔  
برائے وزیر بہبود آبادی سردار عبدالرحمان ھسپتار ان:

(الف) سال روائی کے لئے P.A.D. میں ۱۲۶۰ ملین ہے اس میں سے دسمبر ۱۹۹۸ء تک ۵۳،۵۹۵ ملین حکومت پاکستان نے جاری کئے ہیں صوبائی حکومت نے کوئی فنڈ نہیں دیا ہے کیونکہ یہ فیڈرل فنڈ پروگرام ہے۔ دسمبر ۱۹۹۸ء تک ۳۲۸،۳۲۸ ملین روپے خرچ ہوئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(i) ایڈمنیسٹریٹیو آر گنائزیشن " ۱۰۳۹ ملین روپے

(ii) فیصلی و یونیورسٹیز ۹،۲۰۳ "

(iii) ریپرڈ یکٹیو ہیلتھ سینفرز ۲،۸۲۸ "

(iv) موبائل سروس یونٹ ۱،۵۱۰ "

(v) ویچ میس الیف۔ ڈبلیوور کر ۷،۳۹۲ "

(vi) کیو نیکیشن ایڈٹا نیکیشن ۰،۱۲۳ "

(vii) رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنسز ۰،۱۹۱

- (ب) وزیر بہبود آبادی نے کوئنہ کے علاوہ مندرجہ ذیل فلاجی مرکز کا معاون کیا۔
- (۱) فلاجی مرکز پچھے
  - (۲) فلاجی مرکز دھاڑر
  - (۳) فلاجی مرکز بسی
  - (۴) فلاجی مرکز اوستہ محمد
  - (۵) فلاجی مرکز ڈیرہ مراد جمالی
  - (۶) فلاجی مرکز مستونگ
  - (۷) فلاجی مرکز جعفر آباد
  - (۸) فلاجی مرکز قلات
  - (۹) فلاجی مرکز خضدار
  - (۱۰) فلاجی مرکز یلد
  - (۱۱) فلاجی مرکز حب
  - (۱۲) ایم ایس یو پیشین
  - (۱۳) ایم ایس یو سی
  - (۱۴) ایم ایس یو جعفر آباد
  - (۱۵) ایم ایس یو خضدار
  - (۱۶) ریپروڈیکٹیو (RHS) ہیلتھ سینٹر بسی
  - (۱۷) ریپروڈیکٹیو (RHS) ہیلتھ سینٹر جعفر آباد
  - (۱۸) ریپروڈیکٹیو (RHS) ہیلتھ سینٹر خضدار۔

تفصیل ڈائریکٹر جزل اور دیگر ڈائریکٹرز صاحبان کی حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام	گرید	مقام	تاریخ تعیناتی
۱۔	محمد اختر خان	بی۔ ۱۹	کوئنہ	۱۹۔۱۔۹۸
۲۔	محمد اکبر مینگل	بی۔ ۱۸	"	۲۶۔۵۔۹۶
۳۔	عبدالواح	بی۔ ۱۸	"	۲۲۔۱۱۔۹۶
۴۔	ڈاکٹر شمع حنفی	بی۔ ۱۸	"	۲۶۔۶۔۹۸
۵۔	حاجی محمد اسلم	بی۔ ۱۸	لورالائی	۲۶۔۶۔۹۸
۶۔	نصیر احمد کرد	بی۔ ۱۸	بسی	۲۶۔۶۔۹۸
۷۔	یوسف علی جمالی	بی۔ ۱۸	خضدار	۲۶۔۶۔۹۸

جناب اسپیکر: سوال نمبر ۵۸۲ پر کوئی ضمنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں جواب پڑھا ہو اتصور کیا جائے۔

ڈاکٹر تارا چند: جناب اسپیکر مجھے کو تابعیت اسلام آباد سے مل رہا ہے مجھے کو اسلام آباد کی طرف سے تو وزیر صاحب یہ بتانا پسند کریں گے کہ بلوچستان کی آبادی کو کنٹرول کرنے کے لئے اب کتنا

جناب اپیکر: سوال کیا ہا۔

ڈاکٹر تارا چند: سوال یہ ہے کہ جب اتنا سارا بجٹ جب مرکز دے رہا ہے بلوجستان کو کہ آپ بلوجستان کی پاپولیشن کو کنٹرول کریں گے تو اس وقت مشر صاحب گردے سکتے ہیں کہ آبادی کتنی فیصد کنٹرول ہوئی ہے۔

جناب اپیکر: آبادی کنٹرول ہوئی یا نہیں ہوئی۔

سردار عبدالرحمان ھیتھر ان (وزیر تعلیم): جناب اپیکر صاحب بلوجستان کی آبادی پہلے ہی کنٹرول میں ہے تو اس میں میرا خیال ہے یہ نیا سوال بتتا ہے کہ کتنی آبادی کو ہم نے کنٹرول کیا ہے یہ جو گرانٹ آتی ہے یہ مرکز سے ہمیں ملتی ہے صوبائی حکومت کا ایک پیسہ بھی نہیں ہوتا ہے اور مختلف آئینہم برتحک کنٹرول کے doner ایجنسیوں کے ہمارے پاس ہوتے ہیں اس وقت جو پاپولیشن کنٹرول کرنے والی میں الاقوامی ایجنسیاں ہیں وہ تھیں ادویات بھی دیتی ہیں مختلف طریقے میں آبادی نہیں بڑھی ہے ڈاکٹر تارا چند: آبادی تو بڑھی ہے جب میں مشرقاً تو بجھے بریفنگ دی گئی کہ آبادی بڑھی ہے اس نامم تو بڑھ رہی تھی ۲ ماہ میں کم ہو گئی ہے یہ متعلق وزیر کا کام ہے وہ بتائے۔

جناب اپیکر: اس کا جواب تو دیں کہ آبادی بڑھی ہے تو کتنی بڑھی ہے۔

سردار عبدالرحمان ھیتھر ان (وزیر تعلیم): ہمارے پاس آبادی کو کنٹرول کرنے کے لئے نارگٹ تھا ۸۲، اور اس میں اس وقت تک ۷۴، ۶۲، ۳۶ تک پہنچ چکے ہیں۔

جناب اپیکر: سوال نمبر ۳۶۰ عبدالرحیم خان مندو خیل۔

X-۳۶۰۔ مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل (بتوسط سردار غلام مصطفیٰ خان ترین): کیا وزیر زکوٰۃ حج و اوقاف از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ۲۳ فروری ۱۹۹۸ تا ۱۳ اگست ۱۹۹۸ء کے دوران صوبائی حکومت کی جانب سے صوبائی حکاموں اور اس سے ملک مجدد جات اداروں میں بھرتی پر پابندی عائد کی گئی تھی؟

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ۲۳ فروری ۱۹۹۷ء سے تا حال مکمل متعلقہ اور اس سے متعلق مکمل جات/اداروں میں بھرتی کے لئے آفیسر ان/المکاران کے نام و ولدیت، گریٹر، عہدہ، جائے تعیناتی ضلع رہائش کیا ہے۔ نیز بھرتی کنندہ مجاز اتحاری کا نام و عہدہ بعد بھرتی قانون و قواعد اور تشریف کی تفصیل بھی دی جائے۔

### وزیر زکوٰۃ حج و اوقاف مولانا فیض اللہ اخوندزادہ:

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ مذکورہ عرصہ میں مکملانہ طور پر براہ راست بھرتی پر صوبائی حکومت نے پابندی عائد کی ہوئی تھی۔

(ب) تفصیل حب ذیل ہے۔

(۱) مکمل زکوٰۃ مکمل زکوٰۃ میں مکی عبد العالیٰ ولد عبد الحق ساکن لور الالیٰ کو بخشیت۔ ڈرائیور گرید ۲ ضلع زکوٰۃ کمیٹی لور الالیٰ میں صوبائی حکومت کی جانب سے منظوری کے بعد خالی آسامی پر تعینات کیا گیا۔

(۲) مکمل حج و اوقاف مکمل حج و اوقاف میں ۲۳ فروری ۱۹۹۷ء تا حال کوئی بھرتی نہیں کی گئی۔

جناب اپسیکر: یہ صحیح ہے۔

جناب اپسیکر: سوال نمبر ۴۰ کے متعلق کوئی ضمنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب اس میں انہوں نے پھر یہ جواب دیا تھا کہ حکومت نے اس پر پابندی عائد کی تھی لیکن اس کے باوجود کچھ لوگوں کو لگایا گیا ہے ابھی یہ بھیں پہنچیں کیا جدہ ہے۔ مولانا فیض اللہ اخوندزادہ وزیر حج و اوقاف: ایک ڈرائیور وزیر اعلیٰ کی اجازت سے لگایا ہے اور کوئی تعینات نہیں ہوا ہے۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: کیا آپ نے اس کا اخبار میں اشتہار دیا ہے۔ یہ قانون سب کے لئے ہے یہ تائیں کہ اخبار میں اشتہار دیا گیا ہے یا نہیں۔

مولانا فیض اللہ اخوندزادہ وزیر حج و اوقاف: اشتہار کی گیا ضرورت ہے۔ وزیر اعلیٰ نے خود لگایا ہے۔ اس وقت کوئٹہ کا فیصلہ نہیں تھا۔ باہم گنتگلو۔

**مولانا فیض اللہ اخوندزادہ (وزیر):** اس وقت ہائی کورٹ کا آرڈر نہیں تھا میں خود فائل وزیر اعلیٰ کے پاس لے گیا انہوں نے خود ایک ڈرائیور کا آرڈر کر دیا ہے۔

**سردار غلام مصطفیٰ ترین:** کیا انہوں نے اخبار میں اشتہار دیا۔

**میر محمد عاصم کرد:** جناب اس پر میر ایک سچی سوال ہے جناب مولانا صاحب نے کیوں یہ تعینات کیا انہوں نے پریم کورٹ کے آرڈر کی واپیلیشن کی ہے وہ اس کا جواب دیں۔ پریم کورٹ کی طرف سے کوئی پابندی نہیں تھی؟

**مولانا فیض اللہ اخوندزادہ (وزیر):** اس وقت ہائی کورٹ اور پریم کورٹ کا کوئی آرڈر نہیں تھا۔

**میر محمد عاصم کرد:** جناب میں پریم کورٹ کا حکم دکھادرتا ہوں اس وقت پریم کورٹ کی پابندی تھی۔ میں پریم کورٹ کا حوالہ دے رہا ہوں۔ (مداخلت)

**جناب اسپیکر:** نہیں نہیں۔ آپ سوال کامتن تو پڑھئے محدث حج اور اوقاف ۲۳ فروری ۹۷ء تا حال کوئی بھرتی نہیں کی گئی۔ آپ خواہ تجوہ مولانا صاحب کو پریشان کر رہے ہیں۔

**سردار غلام مصطفیٰ ترین:** نہیں جی پابندی کے باوجود انہوں نے ایک ڈرائیور کو بھرتی کیا ہے۔

**جناب اسپیکر:** ساتھ میں آخری فقرہ پڑھیں۔

**مولانا فیض اللہ اخوندزادہ (وزیر):** یہ پابندی نہیں تھی اختر میں گل صاحب نے لگای تھا۔

**جناب اسپیکر:** ہاں پہلے کا لگا ہوا ہے۔

**میر محمد عاصم کرد:** اس وقت بھی یہ مکمل آپ کے پاس تھا بھرتی آپ نے کیا وزیر اعلیٰ نے کیا۔

**میر محمد عاصم کرد:** جناب پریم کورٹ کا حکم ہے کہ باقاعدہ اختیار دینا ہے اب ہم آپ کی بات مانیں یا پریم کورٹ کا حکم مانیں۔ آپ رونگ دیتے ہیں کہ نہیں۔

**جناب اسپیکر:** آپ دیکھیں پریم کورٹ ۲۳ فروری کے بعد پابندی گئی ہے۔

میر محمد عاصم کرد: جناب سیکر یئری لابی سے ان کو پرچی سمجھتے ہیں وہ پڑھتے ہیں اس کا جواب دیتے ہیں۔

جناب اپیکر: سیکر یئری اس لئے آتے ہیں کہ وہ اپنے وزراء کی رہبری کرتے ہیں پرچی سمجھ سکتے ہیں وہ اس لئے یہاں آ کر پڑھتے ہیں۔ کل جب انشاء اللہ جب آپ وزیر بنیں گے تو آپ کو بھی پرچی آئے گی۔ اپنے وزرا کو بتاتے ہیں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: سوال ہم نے پڑھا ہے ہماری تعلیٰ نہیں ہوئی۔

جناب اپیکر: ۲۳ فروری کے بعد یہ بھرتی ہوئی ہے پابندی بعد میں گئی ہے۔

میر فتح علی عمرانی: جناب آپ کا فرمان ہے کہ پریم کورٹ کا فیصلہ نہیں ہے بعد میں ہے تو اخبار والے اور پڑھنے ہوئے گیلری میں ہائی کورٹ اور پریم کورٹ کا فیصلہ ہے ایک گرینڈ سے لے کر آخر تک اشتہار دینا ضروری ہے اس کے بعد اپاٹمنٹ (Appointment) ہونا چاہئے آپ نے روٹنگ دی ہے کہ اشتہار ضروری نہیں میں پرلسیں والوں کو بولتا ہوں کہ آپ کی روٹنگ اخبار میں دینا چاہئے۔

جناب اپیکر: آپ بات کو بھیں کس تاریخ سے پابندی گئی ہے۔

میر فتح علی عمرانی: دو سال سے پابندی ہے۔

جناب اپیکر: سوال کو آپ پڑھتے نہیں؟ تو میں کیا کروں یہ لکھا ہے کہ اس دوران میں جب پابندی گئی ہوئی تھی ہم نے کوئی بھرتی نہیں کی ہے سیدھی سادھی سی بات کر رہے ہیں آپ ذرا اس کو پڑھیں۔ (مداخلت)

میر محمد عاصم کرد: جناب مولا ناصاحب.....

جناب اپیکر: چلیں جی آسے چلیں۔

میر محمد عاصم کرد: جناب وہ اس کا جواب دیں آپ ہماری بات بھی نہیں سنتے ہیں پھر ہم کہاں جائیں۔

جناب اپیکر: کیا۔

میر محمد عاصم کرد: جناب پہلے کہتے ہیں خود بھرتی کیا ہے اور پھر کہتے ہیں وزیر اعلیٰ نے کیا ہے۔

جناب اپسیکر: اس کا وہ جواب دے رہے ہیں۔

بسم اللہ خان کا کڑ (وزیر): جناب یہاں واضح لکھا ہوا ہے کہ حکومت سے باقاعدہ اجازت لی گئی اگر صرف اشتہار دینے کی بات ہے تو یہ محدث کے پاس جائیں وہ یہ ان کو دکھائیں یہ محدث سے پوچھ لیں گے اور کہیں پریم کورٹ کے فیصلے کی والیشن (Vilation) ہوئی تھی تو ذرا بیور کو نکال دینگے۔

میر محمد عاصم کرد: جناب وہ اس کا جواب دیں۔

سردار غلام مصطفیٰ ترین: جناب وہ خود اس کا جواب نہیں دے رہے ہیں متعلقہ وزیر ہیں آپ کیوں جواب دے رہے ہیں متعلقہ وزیر اس کا جواب دے۔

جناب اپسیکر: بس۔ یہ مذاق کی بات نہیں ہے میری بات نہیں۔ ہمیں ہاؤس کا ذمکور م رکھنا ہے Answer is very very clear انہوں نے لکھا ہے کہ ایک ذرا بیور بھرتی کیا گیا ہے وہ بھی صوبائی حکومت کی جانب سے منظوری کے بعد خالی آسامی پر تعینات کیا گیا ہے اس کی منظوری انہوں نے لی ہے اور پھر نیچے کہتے ہیں کہ ۲۳ فروری کے بعد اب تک کوئی بھرتی نہیں کی ہے۔

پرس موسیٰ جان: جناب ایک ذرا بیور کو تو بھرتی کیا ہے۔

جناب اپسیکر: وہ تو منظوری کے بعد کیا ہے جو صواب دیدی اختیارات تھے اس کے تحت کیا ہے جواب تو صحیح ہے۔ وہ ان کو پڑھ دیں۔

عبد الحفیظ لوئی: پڑھنا آپ کو نہیں آتا ہے خود ان پڑھ ہیں۔ انہوں نے تفصیل سے لکھا ہوا ہے آپ کو تحریری جواب موصول ہے اور وہ کہہ رہے ہیں اس سے پہلے ذرا بیور کا ہوا ہے۔

پرس موسیٰ جان: جناب میں مزز بھر سے کہوں گا کہ جمیعت العلماء اسلام کے ممبر ہیں ان کی دار الحکمی نہیں ہے ان پڑھ میں ہوں یا وہ ہے۔

جناب اپسیکر: آپ تشریف رکھیں (مدخلت)۔

سردار غلام مصطفیٰ ترین: جناب والا اس کے متعلق ہمارا سوال یہ ہے کہ صحیح ہے حکومت نے

اس کی منظوری دی ہے تین ان کا کہنا ہائی کورٹ اور پریم گورٹ کا فیصلہ ہم مان لیتے ہیں سب کچھ ہم  
مان لیتے ہیں لیکن ملکے کارول جاتب یہ ہے کہ انہوں نے اخبار میں اشتہار دینا ہے یہ ہم سب تسلیم  
کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود ملکے کارول ہے کہ وہ اخبار میں اشتہار دیں تو یہ ملک کی طرف سے ہمیں  
اخبار کا اشتہار دکھائیں گے۔

سردار عبدالرحمان <sup>حصیران</sup>: عرض یہ ہے کہ یہ وزیر اعلیٰ کے صواب بدیدی اختیارات کے تحت  
بھرتی کیا گیا ہے۔ معزز ارکان سے ہماری گزارش ہے کہ وزیر صاحب کے دفتر میں آجائیں ہم ان کو  
مطمئن کریں گے اگر اشتہار نہیں دیا گیا تھا تو ہم اس ملازم کو نکال کر دوبارہ بھرتی کریں گے۔

سردار غلام <sup>مصطفیٰ</sup> ترین: یہ وعدہ ہے۔

میر محمد عاصم کرد: یہ وعدہ وزیر صاحب خود کریں۔ سردار عبدالرحمان کی طرف سے ہم کس طرح  
یقین کریں۔ وہ ایوان میں وعدہ کریں سردار عبدالرحمان سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ نہ بولیں وزیر خود  
بولیں۔ (باہم گفتگو)

جناب اسپیکر: میری روکیست ہے آپ تشریف رکھیں۔ پرانی موئی جان صاحب بیٹھ جائیں۔  
سوال نمبر 241 عبدالرحیم مندوخیل۔

X ۲۶۱۔ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل (بتوسط سردار غلام <sup>مصطفیٰ</sup> ترین):

کیا وزیر صفت و حرفت از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ۲۳ مریوری ۱۹۹۸ء کے دوران صوبائی حکومت کی  
جانب سے صوبائی تکمیلوں اور اس سے مسلک ملکہ جات/ اداروں میں بھرتی پر پابندی عائد کی گئی تھی۔

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ۲۳ مریوری ۱۹۹۸ء سے تا حال ملک متعلقہ اور  
اس سے مسلک ملکہ جات/ اداروں میں بھرتی کے گئے آفیسر ان/ الیکاران کے نام ولدیت، گرینڈ،  
عہدہ، جائے تعیناتی اور ضلع رہائش کیا ہے۔ نیز بھرتی کنندہ مجاز اتحاری کا نام و عہدہ بھرتبی قانون  
وقواعد اور تشریف کی تفصیل بھی دی جائے۔

برائے وزیر صنعت و حرفت سردار عبدالرحمان خان گھیران:

### نظامت صنعت و حرفت بلوچستان

(الف) جی ہاں ۲۳ فروری ۱۹۹۸ء کے دوران صوبائی حکومت کی جانب سے مجرمی پر یا بندی عائد تھی۔

(ب) ۲۳ فروری ۱۹۹۷ء تا حال حکم صنعت میں درج ذیل شخص بھرتی ہوا ہے۔

(i) نام ناصر حسین

(ii) ولدیت زايد حسین

(iii) ۱۶ مریم

(iv) عہدہ یو ایکٹر ایکٹر

(v) جائے تعیناتی کونک

(vi) محاذ اتحاری اس وقت کے وزیر اعلیٰ نے کی۔

(vii) پیپل سروس کمیشن

(viii) تشریفی تفصیل تشریفیں کی گئی تھیں۔

### محکمہ سماں اند سریز بلوچستان

(الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) ۲۳ فروری ۱۹۹۷ء تا حال حکمہ ہذا میں بھرتی کے گئے آفیسر ان / الیکاران کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(صفیہ ۲۳ کے صفحہ اکی نسبی آئے گی)

asem7 (مسنی ۲۰۱۴) کا مختصر اکاؤنٹ

بمیر شارع نام دارد و درست گردیده  
چنانچه اینجا میگذرد  
که از اینجا پس از میانه  
پس از اینجا میگذرد

(نوت).....عارضی تقریبی صرف تین ماه کے لئے کی گئی۔

### نظامت ترقی معد نیات بلوچستان کوئٹہ

(الف) صوبائی حکومت کی جانب سے ۲۲ فروری ۷۹ء سے ۶ ستمبر ۹۸ تک بھرتی پر پابندی تھی۔ ۷ ستمبر ۹۸ء سے بھرتی پر سے پابندی اخراجی گئی۔

(ب) اس دوران مکملہ ہذا میں کوئی بھرتی نہیں کی گئی ہے۔

جناب اپسیکر: سوال نمبر ۳۶۱ پر کوئی مضمونی سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔ جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب اس کے متعلق وہی سوال بتاتا ہے وہ حکومت نے پابندی لگائی ہے اور انہوں نے بھرتی کی ہے پھر ہم یہ سوال کریں گے کہ وہ اس کے لئے اخبار کا اشتہار دکھا سکیں گے۔

پرنس موسیٰ جان: جناب متعلقہ وزیر اس کا خود جواب ضرور دے سکتے ہیں۔ جناب وزیر متعلقہ صاحب تیری مرتبہ اس سیشن میں نہیں ہیں جام اکبر صاحب۔ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ وہ رات کوڑھائی بجے تک کراچی میں پھرتے ہیں اور رُھائی بجے کے بعد جب میں آ کر سوتے ہیں جب اس کا متعلقہ وزیر ہے جام صاحب خود اس کا جواب کیوں نہیں دیتے ہیں۔ وہ وزیر بنے ہوئے ہیں بڑی گازیوں میں پھرتے ہیں مداخلت۔

جناب اپسیکر: باقی آپ پرسل میں نہ جائیں میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں۔

جناب اپسیکر: آپ تشریف رکھیں جی بیٹھیں جی۔ آپ سے اتفاق کرتا ہوں میں نے متعدد بار ان کو نہ زبانی کہا ہے بلکہ ان کو لکھ کے بھی میں نے دی ہے اور میں نے اس کا سخت نوش لیا ہے کہ اول تو متعلقہ وزراء صاحبان موجود ہوں اور اگر نہیں تو اس سے مجھے پہلے بتایا جائے کہ وہ کیوں نہیں ہیں؟ اس پر مجھ سے اجازت لے کر انہوں نے کیا ہے اس لئے میں عرض کر رہا ہوں۔ یہ ہو سکتا ہے قواعد یہ ہیں۔

پرنس موسیٰ جان: سروکاڈ میں ہے۔

جناب اپسیکر: اور اس کا ہوتا چاہیے ان کو بیٹھنا چاہیے یہاں پر۔ ان کی ذمہ داری ہے۔

پرنس موسیٰ جان: سر میں مانتا ہوں تو اعدمیں ہے لیکن سر جب وہ باؤس.....

جناب اسپیکر: آدمیوں کا باؤس ہے خیک ہے جی۔ ۳۲ کا باؤس ہے ہر ایک کو موجود ہوتا چاہئے۔

پرنس موسیٰ جان: سر لیکن آپ یہ نہ لیں کہ He is Minister sir.

Mr. Speaker I agree with you. I agree with you.

Prince Musa He is representing the department sir.

Mr. Speaker I am supporting your version.

پرنس موسیٰ جان: تو سر میں یہ سمجھوں گا کہ آپ ان کو تنبیہ کریں سر کہ کم از کم وہ مشر صاحبان..... آپ دیکھیں سر جعفر صاحب اور سردار عبدالرحمان صاحب یہ جتنے مسلم لیگ والے ہیں سب کے جواب یہ پیچارے دے دیتے ہیں۔ سروہ جو پیشے ہوئے ہیں Sir they are educated people. The have been elected from their areas.

تو سروہ elect کرنے ہوئے ہیں۔ سر کام تو ہمیں بھی ہیں۔

جناب اسپیکر: آپ دیکھئے وقت ضائع نہ کریں۔ Please do not waste your time neither time of the House. Please, thank you very much.

سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر پرائزیری اینجوبکیشن): جناب اسپیکر صاحب میں نے کہا کہ بھرتی پر پابندی تھی اور یہ تین آدمی بھرتی کے گئے ہیں اس میں پہلا تو یہ جونا صرسین ہے ایک ناصر صرسین یہ ایک دوسرا لڑکا تھا مجھے ایسی نامہ یاد نہیں ہے اس کا ادھر انہوں نے ذکر نہیں کیا ہے یہ بو انگر اسپکٹر ایم سیکریٹریت سے سردار اختر کے دور میں یہ actually جو بو انگر اسپکٹر ہے یہ جا کر کارخانوں میں جو بو انگر لگے ہوتے ہیں اس کو چیک کرتا ہے اور مشقیت جاری کرتے ہیں یہ چیف اسپکٹر ہوتا ہے اور یہ اس کے ماتحت اسپکٹر کام کرتے ہیں۔ تو میں اس وقت وزیر تھا یہ ایم سیکریٹریت

نے بغیر ایذ و رنا نہ منت کی پاکنست کیا تھا اس وقت ایک کمشنر کران لگا تھا اس کا نام بھی اچھا تھا۔ ایک ان کا relative تھا اور ایک یہ دوسری لڑکا تھا۔ تو میں نے اس کو resist کیا تھا کہ یہ غلط ہے ان کی بھرتی غلط ہے یہ اس معیار پر بھی پورے نہیں اتر رہے تھے لیکن اس کے باوجود over rule کر کے اس وقت کے سی ایم صاحب نے یہ بھرتی کی تھیں۔ تو کوئی اشتہار وغیرہ ان کے لئے کوئی نہیں دیا گیا۔ جس کا میں گواہ ہوں۔ باقی جزو یہ ہم نے.....

جناب اسپیکر: جب آپ اسے تسلیم فرماتے ہیں پھر تو سوال درست ہے پھر آپ ازالہ کیے کریں گے؟

(وزیر پرائمری ایجوکیشن): جی میں یہ ایوان پر چھوڑتا ہوں کہ جو بھی اس بارے میں فیصلہ کرے۔

میر محمد عاصم کرد (گیلو): ان کے اقدار میں وہ بھی نہیں کیا اتنا وہ بھی نہیں پوشوں کو اور اپنی من مانی سے اپنے من پسند افراد کو لگایا گیا ہے۔

جناب اسپیکر: نہیں ہے وہ تو کہہ رہے ہیں۔

میر محمد عاصم کرد (گیلو): کیا یہ درست ہے یہاں تو ہمارے سارے حلتوں کا حق بھی بتاتا ہے ان پوشوں پر۔

جناب اسپیکر: نہیں دوآدمی بھرتی ہوئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں درست ہے۔ من مانی کی گئی ہے۔

میر محمد عاصم کرد (گیلو): بات سمجھی ہے کہ انہوں نے پریم کورٹ کے رد کی violation کی ہے۔

جناب اسپیکر: نہیں بولتے ہیں بالکل۔

(وزیر پرائمری ایجوکیشن): بالکل میں accept کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: وزیر کہہ رہے ہیں کھڑے ہو کر کہہ رہے ہیں۔

(وزیر پرائمری ایجوکیشن): ایک تھا علی رضا چیف اسپیکر بواہم اس کا یہ چاہیے تھا کہ اس کے

لئے اے گریڈ ڈگری اس میں بواکر زمین تو اس کی کنڈیشن بھی ہے یہ اس میں ہم نے اس کو دی تھی پیک سروس کمیشن کو دی تھی پیک سروس کمیشن کے پاس اس وقت تک کوئی بھی نہیں آیا تو اس کی purview سے نکال کے یہی ایم صاحب نے ان دونوں کے آرڈر کے تھے یہ علی رضا کے پاس ابھی ہیرا خیال ہے ایک ہفتہ پہلے میں دو ہفتہ پہلے اخبار میں دیکھ رہا تھا کہ اس نے اے گریڈ کیا ہے تو ہمارے پاس اس وقت ایک پیٹی وی کا اے گریڈ کا بند بواکر اسپکٹر، ہم نے borrow کیا ہوا تھا یہی نی دی سے تو وہ چونکہ sensative مسئلہ ہے ہر سال ان کی inspection کرنی پڑتی ہے اپنے جو بھی انڈسٹریز ہیں جس میں بواکر even آپ کے سوئی جہاں پر گیس کا کمپریس پلانٹ ہے اس میں بھی اس قسم کے بواکر ہیں اور یہ انتہائی sensative ہوتا ہے تو ہم نے borrow کیا ہوا تھا لیکن ان کے یہی ایم صاحب نے اس کے پیک سروس کمیشن کے purview سے نکال کے خود ہی آرڈر کے تھے۔ لیکن اس کی ایڈورناز منٹ اس نے پیک سروس کمیشن نے کی تھی اس کے پاس وہ کو ایفا نہیں کر رہے تھے یہ۔

جناب اپنیکر: نجیک ہے۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب والا ایک سوال اور۔

جناب اپنیکر: جی۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: اس میں جناب والا انہوں نے نوٹ لکھا ہوا ہے کہ عارضی طور پر.....

(وزیر پر ائمri ایجوکیشن): سردار صاحب میں اسی پر آربا ہوں ابھی۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جی۔

(وزیر پر ائمri ایجوکیشن): یہ دو، دوسرے جو ایک نائب قاصد ہے اور ایک بارہ گریڈ کا جو نیز اسکیل.....

جناب اپنیکر: جو نیز اسکیل اسینو گرافر ہے۔

(وزیر پرائمری ایجوبکیشن) : جی۔ یہ leave reserve vacancies تھی ان پر اس میں جو ہے تاں قین مینے کے لئے ہوتا ہے تو اس میں کیونکہ permanent نہیں ہے اس میں شروعت نہیں ہوتی ہے اشتہار دینے کی۔

جناب اپیکٹر : permanent نہیں ہے قین مین مینے کے لئے ہوتی ہیں عارضی تقریبیاں ہوتی ہیں چلیں جی۔ next question Mr. Abdul Rahim Khan Mandokhail

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین : -on his behalf.

جناب اپیکٹر : باب دس نمبر پر ہے۔

(وزیر پرائمری ایجوبکیشن) : Answer taken as read.

X ۲۷۹۔ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل (بتوسط سردار غلام مصطفیٰ خان ترین) کیا وزیر صنعت و حرفت از راه کرم مطمع فرمائیں گے کہ

۱۳ اگست ۱۹۹۷ء سے ہال مکمل متعاقہ اور اس کے زیر انتظام مسئلہ مکملہ جات ادا رہوں سے بادل شدہ آفیسران / الیکاران کے نام، عہدہ، گرید، مقام تعیناتی، عہدہ اور مطلع رہائش کیا ہے۔ نیز بادل شدہ آفیسران / الیکاران اپنی سابق آسامیوں پر کتنے عرصہ سے تعینات تھے۔ تفصیل دی جائے۔ برائے وزیر صنعت و حرفت سردار عبدالرحمان خان کھیتران:

سوال ہذا کا جواب آخر پر مسئلہ ہے (ج)

جناب اپیکٹر : کوئی خنثی نہیں۔ اگلا سوال ڈاکٹر تارا پنڈت۔

X ۵۵۵ ڈاکٹر تارا پنڈت:

کیا وزیر صنعت و حرفت از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کراچی انٹرنسیشنل ائر پورٹ پرو اقعد بلوچستان کی ثقافتی، صنعتی مصنوعات فروخت کرنے کے لئے ایک شوروم قائم تھا۔ جو کہ گذشتہ ۸ سالوں سے بند ہوا ہے۔ جس سے صوبہ کو کروڑوں روپے کا نقصان ہو چکا ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا صوبائی حکومت اس منافع بخش ایکسیم کو دوبارہ حوالے کا ارادہ رکھتی ہے۔

برائے وزیر صنعت و حرفت سردار عبدالرحمن خان ہتران:  
اظامت صنعت و حرفت بلوچستان

سوال کا جواب نئی میں ہے۔

اسمال انڈسٹریز بلوچستان:

محکمہ اسمال انڈسٹریز بلوچستان کی مصنوعات کی فروخت کے لئے کراچی ائیر پورٹ پر شوروم ۲۱ نومبر ۱۹۷۸ء کو قائم کیا گیا تھا۔ نئے تعمیر شدہ جناح ٹرمینل کے محل جانے کے سبب ۱۹۹۲ء کو محکمہ اسمال انڈسٹریز بلوچستان کا شوروم سول ایوی ایشن اتحارٹی نے یہ کہہ کر بند کر دیا کہ محکمہ کو نئے تعمیر شدہ ٹرمینل میں مناسب جگہ فراہم کی جائے گی۔ مگر بارہ ہیا دہائی کے باوجود محکمہ اسمال انڈسٹریز بلوچستان کے شوروم کے لئے نئے ٹرمینل میں جگہ نہیں دی گئی۔ جبکہ سنہ ۱۹۹۲ء کارپوریشن کو شوروم کے لئے جگہ دی گئی۔ ۱۹۹۲ء سے ۱۹۷۸ء تک بلوچستان اسمال انڈسٹریز نے ائیر پورٹ شوروم کے ذریعے ۲۰ کروڑ لاکھ روپے زر مبادلہ کی صورت میں جمع کرائے گئے اور اس طرح ہزاروں ہنزہ مند مردوں کو بلوچستان کے دورافتادہ علاقوں میں روزگار بھی فراہم کیا گیا محکمہ سول ایوی ایشن اتحارٹی اس جانبدارانہ سلوک کی وجہ سے بلوچستان میں ہنزہ مندوں کو روزگار کی فراہمی پر منفی اثرات مرتب ہوئے۔ چونکہ کراچی ائیر پورٹ پر شوروم انتہائی ضروری ہے اس لئے وزیر اعلیٰ بلوچستان اس سلسلہ میں وزارت دفاع سے رابطہ کریں تاکہ محکمہ کو جلد شوروم کے لئے جگہ فراہم کی جائے۔

اظامت ترقیات و معدنیات

سوال کا جواب نئی میں ہے۔

گورنمنٹ پرنگ پر لیس بلوچستان کوئی نہ:

سوال کا جواب نئی میں ہے۔

X ۵۵۶ اکٹوبر اپنے

کیا وزیر صنعت و حرف از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

صوبائی حکومت سنگاپور، بانک کانگ اور سمندر پار بڑے بڑے شہروں میں بلوچستان کی  
ثقافتی و تجارتی مصنوعات کی فروخت کے لئے شور و مزینہ ز قائم کرنے کے لئے کون سے اقدامات  
کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ ان شور و مزینہ کے قیم کے حصول سے صوبہ کو کروڑوں روپے کا سالانہ  
زمر مبارکہ حاصل ہو سکے۔

وزیر صنعت و حرف:

### نظامت صنعت و حرف بلوچستان

سوال کا جواب نئی میں ہے۔

نویں پانچ سالہ منصوبے میں اسماں ائمہ سریز بلوچستان نے اپنے صوبہ کی مصنوعات کی  
فروخت و نمائش کے لئے سنگاپور میں شور و مزینہ کا ارادہ رکھتی ہے۔ اور اس سلسلے میں ایک ایکیم (پی  
ایندھی) کو بھجوائی جا چکی ہے۔ یہ ایکیم یعنی ہی منتظر ہو گئی اس سلسلے میں مزید اقدامات عمل میں لاے  
جائیں گے۔ یہ ایکیم کامل منافع بخش ہو گی اور ہزاروں افراد کے روزگار کا ذریعہ بنے گی۔

### نظامت ترقیات و معدنیات

سوال کا جواب نئی میں ہے۔

گورنمنٹ پرمنگ پریس بلوچستان کوئی نہ:

سوال کا جواب نئی میں ہے۔

جناب اپیکر: سوال نمبر ۵۲۵ میر محمد اسلام چکی۔

X ۵۵۵ میر محمد اسلام چکی (بتوسط پرسنل موئی جان) (۱۹۹۸ء، ستمبر ۲۲) کو مذکور ہے۔

کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اس وقت تکمیل متعلقہ کی جانب سے صوبہ بلوچستان کے تمام پیشکش ہائی ویز اور شنگل روڈوں پر ترقیاتی کام جاری ہیں۔

(ب) اگر جز (الف) کا بواب اثبات میں ہے تو کون کون سے ہائی ویز زیر تعمیر ہیں۔ نیز کیا آواران تا بیدر سڑک کی مرمت بھی زیر خود ہے؟

(ج) محمد بہاء کے پاس کس قدر مشینزی درست اور خراب حالت میں ہیں تفصیل دی جائے۔

### وزیر مواصلات و تعمیرات:

صوبہ بلوچستان میں پیشکش ہائی ویز پر ترقیاتی کاموں کی گرفتاری نیشکل ہائی وے اتحارٹی کی ذمہ داری ہے۔ جو کہ مرکزی حکومت کے ماتحت کام کرتا ہے۔ شنگل روڈ پر ترقیاتی کاموں کی ذمہ داری صوبائی حکومت کے تحت محلہ مواصلات و تعمیرات کے پاس ہے۔ محلہ مواصلات و تعمیرات رواں مالی سال کے دوران شنگل روڈ پر ترقیاتی کام کر رہا ہے۔ تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

اور اس کے علاوہ وزیر اعلیٰ بلوچستان کی خصوصی ہدایات پر بیدار آواران روڈ کی خصوصی مرمت کے لئے مزید دس لاکھ روپے دیئے گئے ہیں۔

(ج) محلہ مواصلات و تعمیرات کے پاس اس وقت مندرجہ ذیل مشینزی درست اور خراب حالت میں موجود ہے۔

مشینزی	کل تعداد	درست حالت میں	خراب حالت میں	خراب حالت میں	قابل مرمت	ناقابل مرمت
۱۔ ڈوزر	۱۰	۲۷	۲۵	۷۲		
۲۔ گریڈر	۲۱	۳۵	۵۲	۱۰۸		
۳۔ ریکٹر	۳	۲۷	۲۰	۵۱		
۴۔ موبائل ورکشاپ	۷	۷	۷	۱۱		

۵۔ روڈ روڈر	۳۷	۳۸	۵۱	۱۲۶
۶۔ سڑک	۲۶	۲۳	۹۸	-
۷۔ بوذر	-	۱۳	۲۳	-
۸۔ رانپور روڑ	-	۱۶	۱۰	۲۶
۹۔ کپریسر	-	۷	۳	۱۱
۱۰۔ جنزیر	-	-	۳	۳
۱۱۔ نیکر	۵	-	۲۷	۳۶
۱۲۔ بٹ مین اپرے	-	۲	۲	۳

جناب اسپیکر: کوئی ضمنی نہیں۔ سوال نمبر ۵۶ میر ظہور حسین کھوس۔

X ۵۶۔ میر ظہور حسین خان کھوسے (بتوسط پس موئی جان) (روزہ ۹۸ء کو موخر ہوا۔

کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

صلعی میں مکمل بی اینڈ آر (B&R) کے زیر انتظام و نگرانی میں شدگل اور پختہ سڑکوں کی تعداد کس قدر ہے۔ ان سڑکوں کے نام مع لمبائی نیز ہر سڑک کی دیکھ بھال اور مرمت پر مامور گیگ میں افکاروں کی تعداد نام مع ولدیت جائے رہائش اور ان کے ماہانہ مشاہرات کی تفصیل بھی دی جائے۔

### وزیر مواصلات و تعمیرات:

جواب حتمی ہے لہذا اس بیل لاہوری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اسپیکر: کوئی ضمنی نہیں۔ سوال نمبر ۵۶ سردار سترا م سنگھڑوکی۔

X ۵۶۔ سردار سترا م سنگھڑوکی (بتوسط ڈاکٹر تارا چند):

کیا وزیر سماجی بہبود ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال ۹۸ء-۹۹ء کے دوران کمیٹی سینڈز (بلڈنگ) کے لئے تین کروز

روپے کا بجت مختص کیا گیا تھا؟

(ب) اگر جزا (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مندرجہ بالا سینٹز کہاں واقع ہے ضلع وار تفصیل دئی جائے؟

وزیر سماجی بہبود مولانا فیض اللہ اخوندزادہ:

سال ۱۹۹۷ء کے دوران کیونی سینٹز (بلڈنگ) کے لئے کوئی رقم مختص نہیں۔

(وزیر پرائمری ایجوکیشن): اس پر تھوڑی سی میں وضاحت کر دوں کہ وہ ہمارا حق مارا ہوا ہے وہ کیوں بند ہوا۔

جناب اپیکر: از خود کیوں بولتے ہیں۔

(وزیر پرائمری ایجوکیشن): سریا

جناب اپیکر: نہیں کوئی ضرورت نہیں بولنے کی سوالات بولیں آپ از خود بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ڈاکٹر تارا چندر next question

پُرس موسیٰ جان: on his behalf.

جناب اپیکر: جی کوئی ضمنی سوال کسی کا؟ نہیں ہے۔ Next question Sardar

Satram Singh Domki.

ڈاکٹر تارا چندر: On his behalf.

جناب اپیکر: On his behalf.

ڈاکٹر تارا چندر: ۱۹۵۶ء سر مجھے کہا ہے سردار صاحب نے۔

جناب اپیکر: جی؟

ڈاکٹر تارا چندر: سردار جی نے۔

جناب اپیکر: جی کوئی ضمنی سوال ہو۔

ڈاکٹر تارا چندر: سریما ایک ضمنی سوال بن رہا ہے کہ وزیر صاحب نے جواب دیا ہے کہ بجت میں کوئی ہم نے کیونی سینٹز نہیں رکھے ہیں تو وہ بتائیں گے کہ وہ کیوں نہیں رکھے ہیں؟

جناب اپنے کہتے ہیں کہ جناب میں کیوں نہیں رکھا ہے؟

مولانا فیض اللہ اخوندزادہ (وزیرِ کواؤنٹی حج و اوقاف): نہیں یہ تو سوال نہیں ہے یہ تو کوئی سوال نہیں ہے۔

جناب اپنے کہتے ہیں آپ نے رقم کیوں نہیں منقص کی؟ وہ سوال ہے محیک سوال ہے۔

مولانا فیض اللہ اخوندزادہ (وزیرِ کواؤنٹی حج و اوقاف): بحث میں.....

جناب اپنے کہتے ہیں آپ نے بحث میں رقم کیوں نہیں رکھی بس اتنی اسی بات ہے ڈاکٹر تاراچند: کیوں نہیں رکھا فضل صاحب؟

مولانا فیض اللہ اخوندزادہ (وزیرِ کواؤنٹی حج و اوقاف): بحث میں کمی آئی تھی اس لئے نہیں رکھا ہے۔

ڈاکٹر تاراچند: جی؟

(وزیرِ کواؤنٹی حج و اوقاف): بحث میں کمی آئی تھی اس لئے نہیں رکھا۔

ڈاکٹر تاراچند: جی؟

(وزیرِ کواؤنٹی حج و اوقاف): بحث میں کمی آئی تھی اس لئے نہیں رکھا۔

ڈاکٹر تاراچند: بحث میں کمی ہے سر۔

جناب اپنے کہتے ہیں جی۔ Question hour Thank you very much.

is over کوئی اگر رخصت کا ہوتا پڑھ لجئے۔

اختر حسین خان (سیکریٹری اسمبلی): سرور خان کا کڑ نے اطلاع دی ہے کہ وہ نجی مصروفیات کی بنا پر آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے ہیں۔

جناب اپنے کہتے ہیں جی۔ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ (رخصت منظور)۔

اختر حسین خان (سیکریٹری اسمبلی): میر اسرار اللہ زہری صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ کوئی سے باہر ہیں اس لئے آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے۔

جناب اپیکر: آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ (رخصت منظور)۔

اختر حسین خان (سیکریٹری اسمبلی): جام علی اکبر صاحب وزیر صنعت نے اطلاع دی ہے کہ وہ بھی مصروفیات کی بنابر آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکیں گے۔

جناب اپیکر: آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ (رخصت منظور)۔

جناب اپیکر: شکریہ ہے۔ Next item on the Agenda on Order of

mover ہیں حاجی علی محمد نو تیزی۔ وہ تو نہیں

ہیں آج۔ تو ان کے the day is adjournment

As the mover is not present hence it can not be taken

آج next zero hour۔ کسی نے بولنا ہو پچھہ۔ سردار صاحب بولیں گے۔

ڈاکٹر تارا چند: جناب اپیکر ایک کوئی شہر کا مسئلہ ہے کہ مختلف شہروں کے روڑ دو ڈھانی ماه سے  
کھدائی کر کے چھوڑ دیے گئے ہیں تقریباً کوئی سات آنھفت گھرے اور آپ نے شاید اخبار میں بھی  
پڑھا ہو کہ دو تین اموات بھی ہو چکی ہیں تو یہاں دو سوال بتتے ہیں ایک تو یہ کہ یہ سلیک بیزن slack  
seson ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے ایک وہ اعلان شدہ بات ہے کہ اس بیزن میں کوئی سیاست کا  
کام نہیں کروانا ہے۔ دوسری بات یہ کہ یہ کھدائی یہ سیور ٹریک سسٹم کا کام پکھہ عرصہ پہلے بھی شروع کیا گیا  
تھا ہالینڈ کی کمپنی کے تعاون سے۔ پھر اسی بلوجتھان کی ایک ٹیم نے ایک مشورہ دے کر اس کام کو بند  
کروایا کہ یہ جو پاپ لائن بچھائی جائزی ہے یہ ہالینڈ کے لئے تو suitable ہو سکتی ہے لیکن ہمارے  
خصوصاً کوئی کے لئے نہیں چونکہ یہاں پر پانی کی بہت قلت ہے۔ تو اس پاپوں کے لئے فلاش سسٹم کے  
لئے بہت سارا اماؤنٹ پر پانی چاہیے اور آپ کو پتہ ہے جناب اپیکر صاحب کہ اس وقت کوئی میں  
پینے کے پانی کے لئے بھی ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ تو یہ دو باتیں ایک تو سلیک بیزن میں کام کیا گیا  
اور دوسری یہ کہ جب اس کام پر پہلے ban کیا گیا تھا تو آیا کیا مجد ہے کہ اس کام کو دوبارہ شروع کیا گیا  
ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہو سکتا ہے کہ وزیر صاحب کی اس میں بد نتیجی ہو کہ جی ہوتیں آئی جانی ہیں  
جلدی جلدی پیسے پڑے ہوئے ہیں تھوڑا کام کو چلا گیں تاکہ اپنا کام سیدھا ہو جائے۔ مہربانی۔

جناب اپنیکر: جی۔ جی سردار مصطفیٰ ترین صاحب۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب والا میں آج اس ایوان کی صحت کی طرف توجہ داؤں گا  
کہ ہمارے.....

جناب اپنیکر: ایوان کی صحت!

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: نہیں مخدوں صحت کی طرف۔ تو جناب والا کہ ہمارے یہاں کے  
مخدوں جو ہاسوٹل بنے ہوئے ہیں وہ قابل رحم ہیں۔ جناب والا ہم تو یہاں بولیں گے لیکن ہمیں تو  
لگتا ہی نہیں ہے کہ اس پر کچھ عمل بھی ہو جائے گا۔ کیونکہ ان کے وزیر صاحب اکثر بیٹھتے بھی نہیں ہیں۔  
اور باقی سے بھی ہماری موقع نہیں کروہ اس معاملے میں کچھ کریں پھر بھی ہم لوگ اپنا فرض ادا کر رہے  
ہیں۔ جناب والا ہمارے اس صوبے میں آپ کوئی سول ہسپتال کو لے لیں وہاں لوگ در بدر پھر رہے  
ہیں ڈاکٹر اپنے سینٹ پرنسپل بیٹھتے اور سب ڈاکٹروں نے اپنے کلینک کھولے ہوئے ہیں اور غریب  
لوگ صوبے کے دور دراز علاقوں سے سوٹیل، دودو سوٹیل کا قاصدے کر کے یہاں علاج کے لئے  
آتے ہیں ان کے پاس ادویات کے لئے پیسے نہیں ہوتے جب اتفاق سے ہسپتال میں ان کو ڈاکٹر مل  
جاتا ہے تو ڈاکٹر ان کو پرچی پر دوائی لکھ کر دے دیتا ہے اور ان سے کہتا ہے کہ باہر میڈیکل سے یہ دوائی  
خرید کر لے آئیں جب کہ جناب والا بار بار یہ ثبوت کے ساتھ پیش ہوا کہ ہسپتالوں کی دوائیاں باہر  
بک رہی ہیں لیکن اس پر گورنمنٹ نے ملکے نے آج تک کوئی توجہ نہیں دی ہیں۔ جناب والا جبکہ ہماری  
انسانی زندگی کے لئے یہ ہسپتال وغیرہ ضروری ہیں جناب والا آپ ایکسویں صدی میں جا رہے ہیں  
اور ہمارے علاج معايجے کی یہ حالت بھی ہوئی ہے اور خاص کر ہمارے صوبے کا جناب والا آپ باہر  
جا کر دیکھیں ہمارے خیال میں، میں معافی چاہتا ہوں اس بات کا کہ باہر کے ملکوں میں جو خیواتان  
کے علاج ہوتے ہیں یہاں ہمارے انسانوں کے علاج کے نہیں ہوتے تو جناب والا یہ ہمارا اور آپ  
لوگوں کا فرض ہے کہ عوامی سائل کو ایسے کم سے کم اس جگہ پر ہم لوگوں کا فرض بتتا ہے کہ ہم لوگ اپنی  
کوشش کریں کہ عوام کے سائل کم سے کم جو ہمارے بس میں ہو کہ ہم کم کریں لیکن جناب والا ہمیں یہ

ہتا بھی نہیں سکیں گے کہ یہ وزیروں کا فرض بنتا ہے ہمیں تو وہاں کوئی پوچھتا بھی نہیں وزیروں کا یہ فرض بنتا ہے کہ مینے میں کم سے کم ۳، ۴ دفعہ ہسپتال میں جا کر پھر اس کے سر پر تو پچھہ ہوتا چاہئے۔ وزیر اعلیٰ مینے میں ایک دفعہ کم از کم تو جایا کریں عوام سے وہاں مریضوں سے وہ ملیں کہ ان کے حالات کیا ہیں اور ادھر افر طبقہ کیا کر رہا ہے سب کو بخوبی علم ہے جناب والا ہر مجرم کو علم ہے کہ وہاں کیا کیا نہیں ہو رہا ہے لیکن جناب والا یہ ہمارا حق بنتا ہے بلکہ ہمارے عوام کا حق ہے کہ ابھی ہم کیا بولیں جناب والا! پھر آپ کہتے ہیں کہ آپ سیاسی باتیں کرتے ہیں نہیں جناب والا ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ ہمارے فرانس میں ہے کہ عوام کے جو مسائل ہیں اس پر کم از کم ہم لوگ توجہ دیں خاص کر ہم وزیر صاحب سے یہ کہتے ہیں کہ بھائی صاحبان آپ میں سے کوئی دفتر صحیح گیارہ بجے پہنچتا ہے کوئی ایک بجے پہنچتا ہے کوئی ان میں پہنچ پہنچ نظر ہی نہیں آتے وہ تو ان کا اپنا کام ہے لیکن انسانی ہمدردی کے نام پر کم از کم ہسپتال جایا کریں یہ تو صرف کوئی کی بات ہو رہی ہے آپ کوئے سے باہر دیگر ہیڈ کواٹر ہسپتالوں کی حالت دیکھیں وہاں دوائی ہی نہیں سارے صوبے کے ہسپتالوں کو آپ دیکھیں ہمارے سر پیش بڑی بڑی دور دور سے پہاڑی علاقوں سے آتے ہیں لیکن صحیح گیارہ بارہ بجے تک انہیں ہسپتال میں کوئی ڈاکٹر نہیں ملتا لیکن وہی ڈاکٹر ہے جناب والا آپ پیشین بھی جا کر دیکھ لیں، ہڑوب اور خضدار بھی جا کر دیکھ لیں آپ ہر جگہ دیکھیں وہی ہسپتال میں کوئی بارہ تیرہ ڈاکٹر ہیں لیکن ہسپتال میں کوئی ڈاکٹر بھی نہیں پہنچتا اور لیڈر یز ڈاکٹر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ وہ پہنچیں تو جناب والا ہمارا یہی مطالبہ ہے اور دوسرا یہ ہے جناب والا ہمارے وزیر صاحب جو جمیعت سے تعلق رکھتے ہیں ہسپتالوں کے لئے ای بولیں آتی ہوئی ہیں پہنچیں کس حساب سے انہوں نے ساری ای بولیں۔

جناب اپنیکر: اس مسئلے پر کل بات ہو چکی ہے۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب ہو چکی ہے لیکن پھر بھی ہم اپنا مسئلہ توجیہ کر سکتے ہیں۔

جناب اپنیکر: زیر و آور میں ایک وقت میں ایک ہی مسئلے کو آپ زیر بحث لا سکتے ہیں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب ہم اپنے حلقة کی بات کریں گے۔ انہوں نے ساری

ایبو لینس اپنے حلقے خضدار میں لے جا کر کھڑی کر دی ہیں۔ تو جناب والا اگر ان کو اس معیار پر دیا جاتا تھا کہ کہاں اگلی ضرورت ہے اور ضرورت کو مدنظر رکھ کر دیا جاتا تو بہت اچھا ہوتا لیکن انہوں نے ۱۰،۹ میں ایبو لینس خضدار کو دیئے۔ اخبار میں صرف فونڈھایا گیا کہ ایبو لینس دی جا رہی ہے۔ اس صورت میں وہ عموم سے دوٹ حاصل نہیں کر سکیں گے کہ سارے صوبے کا حق مار کر ایک خضدار کو دے دیں۔ جناب والا! ہماری گورنمنٹ سے یہی درخواست ہے کہ کم از کم آپ کا یہیں یہ بات انجام دیں۔ شکریہ!

جناب اپیکر: بہت بہت شکریہ۔ جی پرس۔

پرس موکی جان: شکریہ جناب اپیکر میں تخفید کسی پر نہیں کروں گا میں کچھ ایسی بات بولوں گا میرے خیال میں سب میری حمایت کریں گے جناب جیسے نواز شریف صاحب نے اعلان کیا تھا کہ ۲۵ ہزار ملازمسیں تمام پاکستان میں مشہر ہو رہی ہیں جوں کے بعد لیکن جناب بد قسمتی یہ ہے کہ چاہے جو دور بھی ہو جائے جو ایم اے اور ایم این اے منتخب ہو کر آتے ہیں ان کو کوئی نہ کئی لوگ منتخب کر کے بھیجتے ہیں ان اسمبلیوں میں، لیکن پاکستان میں روایات کچھ ایسی ہے کہ جب آپ اپوزیشن میں آتے ہیں تو آپ سے کچھ اور قسم کا سلوک کیا جاتا ہے تو معزز اپیکر میں یہ ضروری سمجھوں گا کہ آج منشہ صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں چیف منشہ صاحب موجود نہیں لیکن جعفر خان صاحب موجود ہیں۔ جناب بلوچستان میں چاہے کم یا زیادہ جن ڈپارٹمنٹ میں پوسٹ میں آتی ہیں پہلے تو یہ ہے کہ وہ میراث کی بندیاں پر ہوتا چاہیئے لیکن آپ کو معلوم ہے اس ملک میں میراث ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ سفارش وغیرہ اتنی زیادہ ہے کہ کم از کم جو عمومی نمائندے ہیں ان کو یہ حق دیا جائے کہ ان کے علاقے میں جو پوسٹ آتی ہے میں یہیں کہوں گا کہ ایک ڈپارٹمنٹ میں یعنی پورے جنتے ڈپارٹمنٹس میں کیونکہ یہ لوگ جو منتخب ہو کر آئے ہیں ان کے پیچھے بھی لوگ لگ جاتے ہیں کہ فلاں پوسٹ ہے فلاں پوسٹ جیسے کہ ترین صاحب نے کہا اور کل آپ کو یاد ہو گا میں نے ان ایبو لینس کے بارے میں کہا کہ ۸ ایبو لینس ایک حلقے میں جاتی ہیں اور باقی حلقوں میں ایک بھی نہیں جاتی تو یہ بہت زیادتی ہے۔ اب مثال ایک منشہ ہے مثال کے طور پر جعفر خان صاحب ہوم منشہ ہیں کل اگر وہ کہیں کہ جنتے (بی آر پی) بھرتی ہو رہے ہیں میں اپنے حلقے

سے کرتا ہوں تو یہ impossible ہے۔ ہو ہی نہیں سکتا تو میں یہ درخواست کروں گا کہ specially گورنمنٹ آف بلوچستان سے نہ کہ کسی فرد واحد سے اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے جیسے ڈولپمنٹ فنڈ آتے ہیں ہمارے صوبے میں آپ دیکھتے ہیں بڑے بڑے ڈیم بلوچستان میں آتے ہیں اگر آپ پہنچنے والے دس بار سال کا ریکارڈ نکال کر دیکھ لیں بلوچستان کے جو ذمہ دار وغیرہ ہیں وہ تقریباً سب ایک علاقے کے اندر بننے ہوئے ہیں باقی بلوچستان میں آپ کو بہت کم ڈیم نظر آئیں گے تو میں یہ کہنا چاہوں گا گورنمنٹ کے سائینٹ پر جو لوگ بیٹھنے ہوئے ہیں میں ان سے درخواست کروں گا کہ آپ اپوزیشن والوں کا بھی خیال رکھا کریں۔ چیف منٹر صاحب جب میئنگ بلواتے ہیں تو ہمارے ممبران کو بھی بلوائیں کیونکہ یہ جمہوری ادارہ ہے اس میں جمہوریت ہے نجیک ہے اس میں تقدیب بھی ہوتی ہے اس میں تعمیر بھی ہوتی ہے، ضروری نہیں ہے کہ ہم ہر وقت حکومت کے خلاف جائیں جناب اگر گورنمنٹ اچھی کار کر دیگی دکھائے گی تو اس کی favour کریں گے۔ سر میں ایک بات کہوں گا اور request کروں گا مسلم یگیوں سے کہ وہ ناراض نہ ہوں آپ دیکھئے سر ایک پیکنچ میاں نواز شریف صاحب نے پرائم منٹر آف پاکستان سرا تباہ میں پہلے کسی کو نہیں ملا ہے۔ سر ایک ایم این اے سرجن کے بارے میں آج آپ کا وہ تحریک بھی آئی ہوئی تھی سر ایک ایم این اے کو بارہ سے چودہ کروڑ روپے کا ایک زرعی پیکنچ دیا ہوا ہے جو میرے خیال میں زراعت کے لحاظ سے پورے بلوچستان میں سب سے کم زرخیز علاقہ ہے اور سر اگر آپ چین سے بیلہ تک جائیں سری یہ اتنا زرخیز علاقہ ہے اربوں روپے کا یہاں سے آپ کو خوارک مہیا ہوتی ہے تو میں کہتا ہوں کہ سر پرائم منٹر آف پاکستان جیسا تھے بڑے منصب پر بیٹھے ہوئے ہیں ان کو ان پارشل ہونا چاہیے اگر وہ صرف اس لئے ان کو دیا گیا ہے کہ وہ ان کا ایم این اے وہاں سے آیا ہوا ہے تو انہا توں پر Sir thank you

-very much

جناب اسپیکر: آپ نے کھڑے ہو کر تین باتیں کی ہیں حالانکہ ایک بات کرنی چاہیے میں نے آپ کو نہ کہتا ہیں ایک وقت میں آپ نے ایک بات کی نشاندہی کرنی ہے ایک مسئلے پر بس بس ہو گئی

بات مہربانی جی۔ جی جناب میر عاصم جان کرد۔

میر محمد عاصم کرد: جناب اپنے صاحب تھیک یو (Thank you)۔ اپنے صاحب آج سے  
تین دن پہلے میں اپنے حلقہ بولان کے دورے پر تھا ہمارے ایم این اے سردار یار محمد رندبھی تھے تو  
وہاں پر لوگوں کا جو ہمارے معتبرین ہمارے جو ووڈز ہیں انہوں نے ہمیں گلے سے پکڑا اور کہا ہمارے  
بولان کے لوگوں کا یہ حق نہیں ہے کہ ایڈن فنٹریشن میں تقریباً ۲۲ پوٹس ہمارے بولان کی نگلی ہیں ۲۲ کے  
جعفر آباد سے اپاٹھ کے گئے ہیں ہمارے جتنے بھی علاقوں کے ووڈز تھے ہمارے کارکن وغیرہ  
تھے انجامی مایوسی اور اشتغال کی صورت میں تھے کہ ہم روڈ بلاک کریں گے اور اسرا یک کریں گے ہم  
لوگ دفتروں کو تالا لگا دیں گے ہم بالکل نہیں چاہیں گے کہ وہ وہاں سے آئیں ہم انہیں دفتروں میں  
بیٹھنے نہیں دیں گے۔ اپنے صاحب زیادتی تو ہو رہی ہے مگر آپ دیکھئے خود اندازہ لگائے تھیک ہے اگر  
بولان میں ایجکوٹ افراد نہیں ہیں جو نیز کلر تھک نہیں ہے چپر اسی تو ہوں گے چپر اسی بھی آپ جعفر  
آباد سے بھرتی کر کے لا کیس تو ہمارے حلقے کا کیا بنے گا ہم کنسنر وہاں کے ایم پی اے اور ایم این  
اے ہمیں جب لوگ گریبان سے پکڑیں گے ہم تو اس سے کہہ دیں گے کہ آپ اسرا یک کریں یعنی  
ہائی وے ہمارے ساتھ ہے ہم بھی بند کر سکتے ہیں یہاں کو پورے لے کر تجوہ تھیں بھی ہمارے حلقے  
سے گزرتی ہے اس کو بھی بند کر سکتے ہیں۔ اپنے صاحب جب یا پاٹھک ہو رہی تھی تو میں نے ڈی سی  
سے بات کی، کشتر سے بات کی عزیز لای سے انہوں نے کہا کہ ہم کر رہے ہیں میں نے کہا پلیز ایک  
چیز کریں آپ میراث کی بنیاد پر انہیں تقسیم کریں ہم یہ نہیں چاہتے ہیں کہ زائد کو پاٹھک کرے یا بکر کو  
میراث کی بنیاد پر (اذان عصر) تو جناب اپنے کمیں عرض کر رہا تھا کہ میں نے کشتر سے بات کی انہوں  
نے کہا کہ ہم لست بنارہے ہیں میں نے اس سے یہ کہا کہ آپ میراث کی بنیاد پر کر دیں ہم نہیں چاہتے  
کہ آپ زائد بھرتی کریں یا بکر کو کریں مگر انہوں نے exam list پھر ہائی پر اس کے بعد ٹیلی فون  
کیا انہوں نے کہا کہ آپ کشتر نظر سرو کا کڑک بھیجیں اس کے بعد اس سے میں نے رابطہ کیا انہوں نے  
کہا کہ ابھی تک نہیں پہنچے ہیں اس کے بعد دوبارہ کشتر سے بات کی جو انہوں نے کہا کہ فائننچ جمالي کے

ساتھ ملے کیا ہے۔ لٹوں کی فائل اپنے ساتھ لے گیا تھی کہ میں ہی ایم کے پاس بھی گیا میں نے کہا کہ ہمارے کچھ بچھے تھے جو نیرکلک وغیرہ وہ ناپ لست پر تھے انہوں نے خود مجھے بتایا کہ آپ ان کی فکر نہ کریں وہ ناپ لست پر ہے ہی ایم نے مجھے یقین دہانی کرائی کہ میں نے کمشنز کو کہا ہے کہ جواز کے ناپ لست پر ہیں انہیں آپ اپاکٹ کر لینا مگر جب لست لٹلی ہے۔ اپنیکر صاحب تو آپ یقین کیجئے کہ ہمارے بولان کا جو ایک بندہ بھی نہیں ہے جو ۲۲ پوسٹس میں ساری کی ساری حضور آباد کو دے دیے گئے ہیں۔ اپنیکر صاحب کیا ہمارے ساتھ یہ قلم نہیں ہے ہمارے حلقوں کے ساتھ ظلم نہیں ہمارے دوڑوں کے ساتھ یہ قلم نہیں۔ تھیک ہے پہلے ناپ میراث لست پر تھے ہمارے جتنے بھی کلک تھے۔ حتیٰ کہ چپر اسی سکھ چپر اسی کوئی بھرتی ہو سکتا ہے ابھی ہمارے لیدر آف دی ہاؤس نہیں ہیں اگر ہوتے تو شاید وہ اس کا جواب دے دیتے۔ جعفر خان صاحب بیٹھے ہیں اگر اس میں ہمارا کچھ ازاں کریں ہمارے حلقوں کے عوام شدید پریشانی کے عالم میں ہیں ہو سکتا ہے کوئی اسٹرائیک ہو دفتر بند ہو رہا بلکہ ہو سکتا ہے مرنی بھی بند ہو کیونکہ لوگ بالکل شدید اشتغال میں تھے میں نے کہا میں جاتا ہوں اور زیر و آور میں آپ لوگوں کی آواز اس بیلی میں اخھاتا ہوں۔ لہذا اسے کینسل کیا جائے اور اس کے بعد میراث پر جو آئیں گے انہیں اپاکٹ کیا جائے شکریہ۔

جناب اپنیکر: مہربانی۔ کون جواب دیں گے جی۔

بسم اللہ خان کا کڑ (وزیر بیڈی اے): نہیں وہ ایک ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے۔ چھوٹے بھائی ہیں تارا چند مجھے بروی حیرانی ہوئی کہ ان کو میرے ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں مجھ سے زیادہ معلومات ہیں کہ کوئی بھائی لینڈ واٹے بیچار ہے تھے بند ہو گیا مجھے تو صرف اس حد تک پڑتا ہے کہ سیور ٹیک کا کچھ کام ہونا تھا کوئی میں میں نے ڈیپارٹمنٹ کو یہ کہا کہ یہ آپ کریں گے اور اسی دوران میں کریں گے کہ عوام کو تکلیف کم ہو اس دوران تقریباً تمام تعلیمی ادارے بند ہیں اور سلیگ سیزن اس لئے اس میں پلان نہیں ہوتا ہے کہ وہ اندر گراڈ ہے زمین میں ہے سات آٹھ گھنٹ کا نہیں تین گھنٹ اس میں کھدائی ہوتی ہے اس میں ۱۹ اور ۱۲ انج کے پاسپ اس میں بچھائی جا رہی ہیں اور ان کو کہا گیا ہے

کہ اس کو جتنا جلد ہو سکے اسکوں اور کام جھوٹے سے پہلے مکمل کریں یہ سلیگ بیز نچھتوں پر پایا اور جو جو کام ہوتا ہے سیمٹ کا اس میں ہوتا ہے جہاں تک دوسرا بات ہے وہ شاید انہوں نے ٹرانی کی ہو یہ ہمارے نوٹس میں ہے اور ہم کوشش یہ کر رہے ہیں کہ جتنا جلد سے جلد یہ کام ہو جائے اور عوام کو اس تکلیف سے نجات دلائیں۔

**جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ) :** جناب اپنے صاحب یہ میرے ساتھیوں نے دوستوں نے کئی پوائنٹس کی طرف ہماری توجہ دلائی ہے انشاء اللہ کوشش پوری یہ کریں گے کہ جو بھی جذر بھی کوئی زیادتی ہوئی ہے یا کوئی کوتاہی ہوئی ہے اس کا ازالہ بھی کیا جائے۔ معاملہ جب سب کو ساتھ لے کر چلیں اگر ان ان اکیلا گاڑی چلائے تو گاڑی کا کبھی بھی ایکسٹر نہ ہو جاتا ہے اور دیسے بھی بلوجستان کے ہر ایریا سے نمائندگی ہے ہر ایریا کا حق بھی ہے تھیک ہے اپوزیشن میں ہو یا ٹریئزری میں ہو یہ وقت آتا ہے کل ہم ادھر بیٹھے ہوئے تھے کل پھر ہم ادھر بیٹھیں ہو گئے لیکن ایک سنس کو میں سمجھتا ہوں کہ ہم کو جمہوری طریقے سے چلانا چاہئے بلوجستان کے تمام لوگوں کا حق ہر جگہ کے لوگوں کا برابر ہے یہ ہمیلتھڈ ڈپارٹمنٹ کا کل بھی ذکر آیا تھا ایمپولیس کا، اس کا میں سمجھتا ہوں کہ ہم انکواائزی کر دیں گے اگر فضل صاحب تھوڑا معمولی average لے گیا تو تھیک ہے لیکن یہ نہیں ہے کہ نوٹس ایمپولیس اگر ایک طرف شفت کر دیں تو پورے بلوجستان کے ساتھ زیادتی ہے چاہے وہ اگر ثوب کو اس نے دیدیا جعفر مندوخیل اس کو نہیں چلائے گا۔ قلعہ سیف اللہ میں اخوندزادہ صاحب نہیں چلا کیں گے۔ وہ تو وہی ڈاکٹر اس ہسپتال کا ہے لہذا ہر ہسپتال یا ہر ڈاکٹر ہر ایریا کو جتنی ضرورت کے مطابق درکار ہوتا ہے وہ سائل کے مطابق برابر تقسیم کیا جائے۔ یہ انشاء اللہ میں یقین دہانی کراتا ہوں کہ اگر فضل صاحب کو تھوڑا اہم بحیثیت فضل حلقة کے زیادہ لوگ ہوتے ہیں یہ ہم نے بھی دیکھا ہے جھوٹ انسان کو نہیں بولنا چاہیے۔ لیکن اتنا نہیں ہے کہ سب کچھ لے جائیں تو کل جو بھی فضل ہو گا وہ سب حلقة کا فضل ہو کر رہ جائے گا لیکن ہر فضل کو چلانے کے لئے صوبے کو ساتھ لے کر چلانا پڑتا ہے یہ پوست جو ہم لوگ ایڈورنائزر کر رہے ہیں مختلف اپیٹھلی ابھی ہمارے ہوم ڈپارٹمنٹ میں آئیں گے یاد دوسرے آئیں گے اس میں

اول تو میں سمجھتا ہوں کہ میرٹ ہونا چاہئے کرائیور یا تاک کے لوگ جو پڑھتے ہیں یا انصاف ہوتا ہے اگر کہیں سفارش چلتی ہے تو اس میں جتنا میراث ہے اتنی اپوزیشن میرز کا بھی اتنا حق ہے انشاء اللہ یہ چیز ہم لیکن بنا کیسے گے کہ بھنی توجہ ہماری طرف دی جاتی ہے پوست میں اتنی توجہ ان کو دی جائے گی بلکہ زیادہ پوست ہمارے اپنے ہی ملکے میں ہیں جو کو الیشن پارٹریز اگر دیکھا جائے تو یا اس بجکش میں یا ہوم میں یہ انشاء اللہ میں ذاتی طور پر آپ کو تسلی دلاتا ہوں کہ ہر ایریا کو وہ ذی شہر بھی دیا جائے گا اور ہر ایریا کا جو نمبر ہے چاہے ٹریڑری پیچر میں ہے کوشش یہ کی جائے گی کہ برابر تاب سے دی جائے چاندی کے پیچکج کی بات کی گئی میرے دوست میرا کلاس فیلو بھی ہے پرانی موئی جان صاحب basically پرائم فرزاً نے تھے یہ نہیں تھا کہ پورے صوبے کے لئے ایک ایم این اے کو نہیں دیا وہ پرائم فرزا جو آئے تھے وہ چاندی کو اپنی دھماکے کی وجہ سے انہوں نے ایک روایت کے طور پر دس کروڑ روپے دیے تھے آگے اس کی تقسیم اگر کوئی غلط ہوتی ہے وہ بھی ہم لوگ اس میں قصور و ارہوتے ہیں کہ ہم لوگ اس کو لیکن بنا کیسے۔ صرف وہ ایک ایریا کا پیچکج ہوتا ہے بعض دفعہ ایم جاتا ہے کہیں کچھ اعلان کرتا ہے ہمارے دوسرے ایم این اے بھی ہیں جام صاحب ہیں، سردار یعقوب ناصر ہیں ان کو ایسا کوئی ایجاد نہیں ملا ہے یہ فتح عمرانی صاحب نے بائیس وادیوں کا ذکر کیا ہے کہ ذمشرکت بولان کے کوئے پر یاد شرکت بولان کے عاصم گیلو صاحب نے کہا کہ ذمشرکت بولان کی جو پوست ہیں جھنڑ آباد سے فل کے گے ہیں بس ایک سینڈ میں۔ میں اس کا ہم پوچھیں گے سرورخان کا کڑ صاحب تو میرے خیال میں جو ہمارے ایریا کا بن رہے تھے تین چار آدمی جو پوست تھے اس میں بھی ہم نے پوچھ لیا تھا اسٹر و یو میں اچھتے آئے ہیں پہلے ان کو ترجیح دے دی ہے نارملی چھوٹے گریڈ کی پوست ہوتی ہیں اسی کے لوگ ہی کام کر سکتے ہیں یہاں کا آدمی اگر زوب میں جائے تین ہزار تجوہ اے تو وہ مکان رکھے گا یا گھر رکھے گا لازماً پھر جائے گا ہی نہیں، نہ وہ پوست پر کام ہو سکے گا نہ اس ایریا کا ابھی کوئی غریب اس ایریا میں بھی موجود ہوتے ہیں پڑھ لکھے بھی اس ایریے میں موجود ہوتے ہیں وہ ان کا حق بتتا ہے یہ میں ہی ایم سے خود ہی بات کروں گا اس سلسلے میں اور آپ کو لیکن دہانی کرا رہا ہوں کہ اس میں انصاف کیا

جائے۔ Thank you very much.

جناب اسکر: Next item on the agenda جی جناب۔

جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): پانچ آف آرڈر کل میرے محترم دوست سردار مصطفیٰ ترین صاحب نے یہ embezzlement of Government money کا جو بھر میں کیا تھا کہ اس کی انکواڑی میں خود ہی کروں گا آپ کو بھر میں تفصیل بتاؤں گا تو اس کی یہ انکواڑی جس وقت تک جو پوزیشن ہے وہ میں آپ کے سامنے لارہا ہوں انشاء اللہ مزید ڈیبلو میں بھی ہم جائیں گے جو کلی یہ کیسی تھا کوئی تاج محمد، یہ آپ کے ذی سی کے tenure میں پہنچنے سے ٹرانسفر ہو کر کے اور آیا۔ واقعی اس نے ابھی تک جو کوئی ہمارے ہاتھ لگے کوئی ایک کروڑ سے زیادہ Embezzlement کی ہی ایک کروڑ سے زیادہ Exact figure وہ نہیں ہے اور وہ جو کل ذکر انہوں نے کیا ہے کہ ذی سی صاحب بھی ملے ہوئے ہیں وہ سائنس ذی سی کا نہیں ہوتا ہے فارڈی سی اے ذی سی کرتا ہے اے ذی سی کے سائنس اس چمکس پر موجود ہیں وہ کہتے ہیں مجھ سے اور لوگ ہو گئے ہیں بہر حال گورنمنٹ بھی ہے اگر اور لوگ ہو گئے ہیں بھی ایک غفلت ہے اور اگر واقعی ملے ہوئے ہیں بھی تو وہ اس آدمی کے خلاف ہم نے دو جگہ کیس کیا ہے ایک تو آذینت کو ہم نے لکھ دیا ہے آذینہ جز ل آف پاکستان کو لکھ دیا ہے کہ کوئی ذی سی کے آفس۔ اسی کے پیچے گئے ہوئے تھے کل اطلاع تھی کہ لورالائی آگیا ہے اور الائی پولیس کو بھی ہم نے کہہ دیا تھا اس کو فوراً ایک اطلاع تھی کراچی کی کراچی ایڈمنیسٹریشن کے ساتھ بھی ہم لوگوں نے کنٹیکٹ کیا کہ اس کو گرفتار کر لیں کافی وقت سے اور لگا کوئی ذینہ ہمال ہو گئے ہیں تقریباً اس کو اور یہ پہنچ میں جو رہا ہے پہنچنے میں بھی اس نے یہی کیا اور بھی اس کے خلاف کیس درج ہوئے ہیں دونوں کیس ہم نے کئے ہیں کوئی چار کروڑ روپے کی پراپرٹی ہے یا ساڑھے چار کروڑ کی گورنمنٹ نے اپنچ کیا ہے اور یہ انکواڑی کریں گے اس میں اس کے ساتھ جو بھی ہوں گے وہ سب گرفتار ہوں گے اور سب سے بڑی بات اس میں یہ نظر آ رہی ہے کہ اکاؤنٹ آفیسر کا جو سائنس ہے اس نے جعلی کیا ہے اور یہ لے آیا ہوں میں اس کی کاپی اکاؤنٹ آفیسر کا سائنس ہے جعلی کر

دیا ہے میں سمجھتا ہوں آگے بینک والوں نے کس طرح کلیئر کر دیا میری چیک بک آپ کے ہاتھ آجائے آپ دستخط کر لیں بینک والے تو زمدادار ہیں وہ کلیئر نہیں کریں گے اس میں کوئی براچکر ہے اس سال اس کے پیچھے ہم نے اینٹی کرپشن کو لگا دیا ہے ایک detail audit اس کی کروائیں گے جو چیز بھی نکلے گا وہ ہم لوگ کور کریں گے یہ ایک سوا کروڑ روپے ابھی تک نظر آیا ہے اس کے بعد مزید بھی چانسل سکتا ہے یہ دو تین چمکس تھے اب for the time being ہم نے قانون کو یہ کہا ہے کہ جب تک ان کے اپنے پیے جمع ہوتے ہیں وہ ملازمین کی تنخوا ہوں کے لئے پیے دے دیں۔ بہت شکر یہ۔

جناب اپیکر: شکر یہ جی۔ سردار عبدالرحمان صاحب۔

سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر تعلیم): سرای ہیئت کے حوالے سے بحثیت ایک انسان کے۔

جناب اپیکر: کس چیز کے حوالے سے۔ اچھا ہیئت کا جی۔

سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر تعلیم): سریہ ہیئت کے بارے میں جو بات ہوئی ہی اس کی۔ میں ایک چھوٹی سی مثال دے رہا ہوں کہ اس وقت ہسپتا لوں کی یہ حالت ہے چار پانچ دن پہلے ہمارے سی ایم صاحب کی بیجی کوکتے نے کاناٹی ایم صاحب خود اس کو اٹھا کر ہسپتال لے گئے سنڈیکن ہمارا جو ہسپتال ہے اور اسٹاف آفیسر بھی ان کے ساتھ تھے تو اس وقت ڈیوٹی پر کوئی ڈاکٹر موجود نہیں تھا ایک ڈیوٹی ڈاکٹر آ رہا ہے گیلری میں نہلتا ہوا سگریٹ اس کے ہاتھ میں یوں کہا بھی اس کو کتے نے کاناٹا ہے کہہ کر سگریٹ اس نے دیوار پر ماری اس کے بعد کہتا ہے اونٹی میں لے چلوی ایم کہہ رہے ہیں کہ میں بلوچستان کا وزیر اعلیٰ ہوں بھی میری بیجی کے لئے انجکشن کا بندوبست کرو۔ اونٹی میں لے گئے تو جو اسٹاف آفیسر ان کے ساتھ تھا اسی ایم کے ساتھ اس نے جیب سے پیے نکالے کہ بھی آپ بھاگ کر یہ سامنے میڈی یکل استور ہے ڈاکٹر صاحب کو بھجو رہا ہے کہ یہ جا کے اینٹی ریجی انجکشن لے کے آئیں وہ گیا پہاڑا نیشن سی کا انجکشن اٹھا کر آ گیا۔ پھر اس کو بولا بابا یہ پہاڑا نیشن سی کا انجکشن

ہے آپ واپس جائیں دوبارہ گیا وہ سیم وہی انجکشن واپس انداز کر لے آیا تو سی ایم صاحب نے بھی کو انداز کری ایم ایچ لے گئے دہان پر اس کو انجکشن لگا اس کا آپ ریشن کیا گیا۔ تو میری اس فلور پر کیونکہ ہیئتہ بنیادی چیز ہے میری تمام ڈاکٹر حضرات سے اپنی ہے پرنس کے ذریعے بھی میں پرنس کو بھی فوکس کر رہا ہوں کہ اس چیز کو کہ یہ انسانی زندگی کا سوال ہے آپ اپنی رسی انجکشن اگر آدھ گھنٹے یہ ہو جاتا ہے اس کے جراحتیں سارے بلند میں سرکوبیت کر جاتے ہیں۔ اسی طریقے سے جو ہمارے ہाथ کا جو دارڈ ہے امراض قلب کا اس میں پھیلے دنوں میں نے پہلے بھی شکر کیا تھا کہ حالت یہ ہے کہ سٹینیسکوپ نہیں تھا اسی سی جی میشین پالی لگا کہ ایک ایسی نوٹی سی پڑی ہوئی تھی وہ کیا رینڈنگ کرے گی اب صوابی کوہومت بجبور ہے اس وقت اور لوڈ پڑا ہوا آپ کے سند میں پر اونسل ہسپتال پر۔ جو بھی ڈاکٹر حضرات ہیں وہ تنظیم کے ذریعے اگر حکومت کو پریشرائز کر لیتے ہیں ہسپتال کر لیتے ہیں کہ جی کوئی سے باہر پوسٹنگ نہ ہو باہر کے ہسپتال بند پڑے ہوئے ہیں اور کوئی میں یہ حالت ہے تو میری آپ صاحبان سے گزارش ہے اور پرنس سے کہ یہ چیز انسان کی حیثیت سے انسانیت کے تقاضے کے تحت اس چیز پر ڈاکٹر حضرات مہربانی کریں۔ شکریہ۔

**جناب اپنیکر:** سردار صاحب یہاں ایک چھوٹا سا سوال پیدا ہوتا ہے میں آپ سے گزارش کروں گا کہ صوبے کے چیف ایگزیکٹو اور اس کو یہ ڈاکٹر جواب دے رہا ہے اس ڈاکٹر کے خلاف آپ نے کوئی تادبی کارروائی کی۔

**سردار عبدالرحمان گھیرت ان (وزیر تعلیم):** جناب عرض ہے کہ اگر ایک شریف سی ایم جاتا ہے اس کے ساتھ یہ سلوک ہوتا ہے تو ایک شریف آدمی کے ساتھ کیا ہوتا ہوگا اور اگر ہم تادبی کارروائی کرتے ہیں۔

**سردار عبدالحفیظ لوئنی:** ہم بد معاشر سی ایم کہاں سے لے آئیں۔

**جناب اپنیکر:** یقوناً مدک روں کی بات ہے ڈبلن کی بات ہے۔

**پنس موئی جان:** جناب اپنیکر اس کے متعلق میں یہ کہوں گا کہ اس کے منتزم مولا نا صاحب ہیں

یعنی ان کا ایک اسلامی پارٹی سے تعلق ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ واسع صاحب کا اس کا منظر بنا�ا جائے تو وہ اس کو مکمل طور پر کنڑوں کریں گے ہمارے وزیرِ صاحب اس کو کنڑوں نہیں کر سکتے۔

جناب اپیکر: میں نے ایسی ہی بات کی تھی اس پر بحث نہیں کرنا ہے۔

میر عبدالکریم نو شیر و ای (وزیر): جناب ایسی بات نہیں ان کی وہاں ایسی مغلبوط تفہیم ہے کسی کی جرات نہیں کہ اس کو خج کریں وہ ہسپتاں کو بند کر دیں گے۔

جناب اپیکر: اگر ہم اتنے کمزور اور احتیٰت بے بس ہیں اس ہاؤس کو بند کر دیں گے۔ (باہم گفتگو)  
سردار عبدالحفیظ لوٹی: جناب کل آپ نے سن کہ نثار علی صاحب ہزارہ بھی یونین کے حکم سے تعیناتیاں کر رہے ہیں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب وزیر صاحب کہہ رہے ہیں کہ ان کے بس کی بات نہیں ہے تو ہم ان سے یہ کہیں گے کہ آپ وزارت میں چھوڑ دیں اگر آپ گورنمنٹ نہیں چلا سکتے ہیں جب آپ خود تسلیم کر رہے ہیں کہ یہ ہمارے بس کی بات نہیں ہے وہ بہت زور آور ہیں تو پھر حکومت میں کیوں بیٹھنے ہوئے ہیں۔ (باہم گفتگو)

میر محمد عاصم کرد گیلو: جناب اپیکر یہ لوگ خود رورہ ہے ہیں ہم کہاں جائیں۔

جناب اپیکر: اس پر بحث نہیں کرتا ہے چھوڑ دیں۔ (باہم گفتگو)

جناب اپیکر: نماز عصر کے لئے دس منٹ کا وقفہ دیتے ہیں۔

(اجلاس کی کارروائی ۵۔ بجھرہ منٹ پر ملتوی ہو گئی اور دوبارہ پانچ بجھر میں منٹ پر وزیر صدارت جناب اپیکر شروع ہوئی۔)

جناب اپیکر: مورنگ ۱۱ افروری ۱۹۹۹ء کی موخر شدہ قرارداد میں اس کے محک ہیں۔ عبدالرحیم خان مند و خلیل ان کی طرف سے تحریری request آئی ہے چونکہ قواعد میں ہے اس لئے میں سردار غلام مصطفیٰ خان ترین کو اجازت دیتا ہوں وہ اس کو پیش کریں۔

سردار عبدالرحمان حسیتر ان (وزیر تعلیم): چونکہ جناب محک نہیں ہے میں چیلنج کرتا ہوں

کہ انہوں نے ان کو کوئی اختیار نہیں دیا ہے۔

جناب اپسیکر: میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ قاعدہ نمبرے ۱۰ پڑھ لیں اس میں ہے۔

سردار عبدالرحمان کھتران (وزیر تعلیم): میں اس کے متعلق یہ کہتا ہوں قاعدہ ہے جوک

ہے لیکن اپسیکر چیمبر میں forgery ہوئی ہے معزز ممبر کی طرف سے خود سائن کے ہیں میں اس کو چیخ

کرتا ہوں۔

جناب اپسیکر: یہ کوئی forgery نہیں ہوئی ہے میں نے ان کو کہا ہے ایسے نہیں ہو سکا۔ لیکن بعد

یہ انہوں نے فون کروایا اور انہوں نے فون پر بحث سے اجازت چاہی ہے آپ نے جو سناد یہ نہیں تھا

میں نے اصول کے مطابق کام کیا ہے اور میں نے چالیس سال پولیس میں نوکری کی ہے ہم نے اس

میں کوئی غلطی نہیں کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ انصاف کیا چیز ہے ہنا انصاف کیا چیز ہے۔

سردار عبدالرحمان کھتران (وزیر تعلیم): اب پڑھ چل گیا ہے کہ اب تک آپ کا پولیس

والا ذہن کام کر رہا ہے۔ (باہم گفتگو)

جناب اپسیکر: سردار غلام مصطفیٰ خان ترین قرارداد نمبر ۲۰ چیش کریں۔

### قرارداد نمبر ۲۰

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ محکمہ سماجی بہبود

حکومت بلوچستان میں تعینات سماجی بہبود آفیسرز گرینڈ ۱۶ کو بھی وفاقی مملکت کے دیگر صوبائی حکومتوں

کے محکمہ سماجی بہبود میں متین سماجی بہبود آفیسرز کی طرز پر گرینڈے ادیا جائے۔

جناب اپسیکر: یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ محکمہ سماجی بہبود حکومت بلوچستان

میں تعینات سماجی بہبود آفیسرز گرینڈ ۱۶ کو بھی وفاقی مملکت کے دیگر صوبائی حکومتوں کے محکمہ سماجی بہبود

میں متین سماجی بہبود آفیسرز کی طرز پر گرینڈے ادیا جائے۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب اپسیکر جیسے باقی صوبوں میں ہمارے تین صوبوں میں

سماجی بہبود افسران کو ۱۶ کے بجائے اگر نیڈ دیا جاتا ہے یہ ہمارے خیال میں ان افسروں کے ساتھ

زیادتی ہو رہی ہے کہ وہ ۱۶ اگر یہ میں ہی رینا رہ ہو جاتے ہیں۔ جناب والا! ہمارے خیال میں جہاں تک ہمیں معلوم ہے دس سال پہلے گورنمنٹ نے ان افسران کے حق میں سفارش بھی کی تھی کہ ان کو ۱۶ کے بعد ہجے اگر یہ دیا جائے لیکن اس کے باوجود ان کو اسی ۱۶ اگر یہ میں رکھا گیا ہے اور جناب والا انہیں ۱۹ اگر یہ اگر دیا بھی جائے تو گورنمنٹ پر کچھ بوجھ نہیں پڑے گا باقی صوبوں کی طرح جناب والا اگر حقیقت میں دیکھا جائے کہ ان محلے کے افسران کو یہ حق پہنچتا ہے ہمیں تو یہ چاہیئے تھا کہ اس قرارداد کی ضرورت ہی نہیں ہوتی کہ گورنمنٹ خود ان کے افسران کے اوپر وہ گورنمنٹ کو لکھتا کرے اگر یہ ان کا حق بتا ہے لیکن اس کے باوجود ان کو نہیں دیا جا رہا ہیرے خیال میں جناب والا یہ سراسرنا انصافی ہے۔ میں اس ایوان سے یہ گزارش کروں گا کہ اس قرارداد کو منظور کر کے اس پر فوراً عمل کیا جائے مہربانی جناب والا۔

**جناب اسپیکر:** کسی اور صاحب نے بولتا ہے جی مولانا اخوندزادہ صاحب۔  
**مولانا قیض اللہ اخوندزادہ (وزیر حج و اوقاف):** بسم اللہ الرحمن الرحيم اس قرارداد کے بارے میں ہم پرزور حمایت کریں گے اور اس قرارداد سے متعلق یہ کام مکمل نے پہلے کر دیا ہے اور فائز نے اس کی پہلے بھی منظوری دی ہوئی ہے اب سری وزیر اعلیٰ کے پاس بھیجی ہے انشاء اللہ تعالیٰ یہ قرارداد کی بھی ضرورت نہیں تھی انشاء اللہ تعالیٰ یہ ہو جائے گی۔

**جناب اسپیکر:** سردار صاحب کی سن لی آپ نے مزید بول چکے ہیں اب آپ کیسے بولیں گے پہلے بولتے جب میں نے کہا تھا آپ کیسے بولتے ہیں عالیجاییں نے سب کو دیکھا آپ اب انھوں گے ہیں چلیں بولتے ڈاکٹر تارا چند بولتے کی اجازت ہے آپ کو۔

**ڈاکٹر تارا چند:** سریں زیادہ تو بولنا نہیں چاہتا صرف اتنی بات کرنا چاہتا ہوں کہ اگر میں ویسے تو تفصیل سے بات کرتا ان افسران کے حق میں چونکہ ویسے تو ان کو حق بتا ہے جب کہ ملک کے دوسرے صوبوں میں جو سو شل و ملکیز آفیسر ان ہیں ان کو اگر یہ یا اسیا ہے تو ہم بھیتھے ہیں کہ بلوچستان کے افسران کو بھی یہ حق حاصل ہے اور سب سے بڑی بات اس میں یہ ہے کہ جو اس سو شل و ملکیز

ذیپارٹمنٹ میں as a کلر بھرتی ہوتے ہیں یہ کلر سے ترقی مل کر اگر یہ تک پہنچتے ہیں۔ جب کہ ان افراں کے ساتھ یہ زیادتی ہے کہ ان کے اپارٹمنٹ ۱۶ میں ہوتے ہیں اور ریٹائر بھی یہ ۱۶ میں ہوتے ہیں جو کلر بھرتی ہو جاتے ہیں وہ ان سے سینز ہو جاتے ہیں تو اس کے علاوہ دوسری بات یہ ہے کہ ۱۶ میں رہتے ہوئے بھی یہ افراں جب سینز ہو جاتے ہیں تو ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰ میں تک کی تھوڑا ہیں حاصل کرتے ہیں جب گورنمنٹ ۱۶ اگر یہ کوئے اور ۱۸ اگر یہ کی تھوڑا ہیں دے رہی ہے تو میں سمجھتا ہوں اس میں کیا حرج ہے کہ ان کو جو ۱۶ اگر یہ کا حق ہے وہ ان کو دیا جائے چونکہ حکومت پر یہ کوئی بوجھ بننے والی حوالے سے تو بھی ایک بات تھی تو اس طرح اس قرارداد کی میری پارٹی بلوچستان پیش پارٹی اور میں بھر پور حمایت کرتے ہیں اور سامنے بیٹھنے ہوئے حکومتی پیغمبر پر معزز ممبران سے بھی گزارش کرتے ہیں کہ وہ اس قرارداد کی حمایت کریں مہربانی۔

**جناب اپیکر:** وہ جی مولانا صاحب کہہ رہے ہیں کہ ہم نے سمری بنا کرو زیر اعلیٰ صاحب کو بھیج بھی دی ہے سب کچھ کیا ہے۔

**بسم اللہ خان کا کڑ (وزیر):** جناب اپیکر اس دن بھی وزیر اعلیٰ صاحب نے اس بارے میں بات کی گورنمنٹ نے جب از خود وہ کیا ہے فرانس نے وہ سمری بھی اپردا کر کے بھیجی ہے وزیر اعلیٰ صاحب نے کہا تھا کہ منظوری ہو گی تو میں سمجھتا ہوں کہ قرارداد کی ضرورت نہیں پڑتی ہے اسی انشورنس کو مانتے ہوئے کہ گورنمنٹ اس بارے میں فیصلہ کر رہی ہے تو میرے خیال میں اس میں قرارداد کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

**سردار غلام مصطفیٰ خان ترین:** جناب والا میں یہ کہوں گا کہ دس سال سے یہ کیس اور پر گیا ہے ایسا نہیں کہ انہوں نے آج کیس بھیجا ہوا ہے دس سال ہو چکے ہیں کہ اس پر عمل درآمد نہیں ہوتا تو میں اس ایوان سے یہ گزارش کروں گا کہ اس کو منظور کرے تاکہ ان کے دماغ میں یہ بات رہے ایسا نہیں کہ وہ پچھر بھول جائیں۔

**شیخ محمد جعفر خان مندو خیل (وزیر):** جناب اپیکر اس قرارداد کی تو اہمیت ہے نہیں کیا کیا

جاسکتا ہے اگر ہم کسی کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں معمولی خرچے سے تو بے شک ہم پہنچادیں گے کوئی بات نہیں ہے لیکن اصولی بات یہ ہے کہ ہم گورنمنٹ ہیں ہم اپنے آپ سے کیسے سفارش کریں چلو وہ تو اپوزیشن ہے ہم سے سفارش کر رہے ہیں قرارداد آجائے فرض کرو کہ ذی سی کوئے کو change کرو میں بھی اس کا وہ کرلوں میرے اختیار میں ہے کہ میرے کرنے کا ان کے اپنے روں کو کوئی اعتراض نہیں ہے کیونکہ ان کا حق ہے بحیثیت اپوزیشن یا بحیثیت ممبر جو کہ گورنمنٹ میں شامل نہیں ہے وہ کوئی بھی قرارداد یا تحریک التواہ یا جو کچھ بھی لاسکتے ہیں ہم اگر اس کی حمایت کرتے ہیں کس سے مطالبہ کر رہے ہیں اپنے آپ سے مطالبہ کر رہے ہیں۔ اس وجہ سے بنیادی طور پر بھی حکومتی پیغام اپنے سے جو سفارشات ہوں اس کو جیسا کہ کل میں نے غفورلہ علیٰ صاحب کی قرارداد کے بارے میں کہا حالانکہ اس میں وہ تحفیظ رہ گورنمنٹ کا بینکنگ والا مسئلہ تھا کہ ہم اپنے آپ سے سفارش نہیں کر سکتے لہذا.....

جناب اسپیکر: یہ میں نے کل بھی کہا تھا اور پرسوں بھی کہا تھا ہم آپ اپنے سے سفارش کر سکتے ہیں اور نہ اپنے خلاف بول سکتے ہیں۔

شیخ محمد جعفر خان مندوخیل (وزیر): right جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: اب assurance آگئی ہے کیا فرماتے ہیں اچھا چلیں میں اب پیش کرتا ہوں سوال یہ ہے کہ آیا قرارداد کو منظور کیا جائے جو اس کے حق میں ہے ہاں کہیں جو اس کے خلاف ہیں ناں کہیں۔ ناں کی اکثریت زیادہ ہے لہذا قرارداد نا منظور ہوئی۔ (قرارداد نا منظور کی گئی)

جناب اسپیکر: سردار غلام مصطفیٰ ترین قرارداد نمبر ۲۱ پیش کریں۔

## قرارداد نمبر ۲۱

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ صوبہ بلوچستان اس وقت ملک کے چاروں صوبوں میں سے پسمندہ ترین صوبہ ہے جس کے دیگر بہت سارے عوامل میں سے ایک مسئلہ بے روزگاری بھی ہے سابقہ وفاقی حکومت صوبہ بلوچستان سے ۵۶۰ افراد کو سوئی سدرن گیس کمپنی میں روزگار فراہم کیا گیا تھا لیکن موجودہ حکومت نے حقائق کی نقی کرتے ہوئے ان

تمام افراد کی ملازمتیں ختم کر دیں جبکہ صوبے پہلے ہی سے بیروزگاری کا شکار ہے ظلم کی انتہا تو یہ ہے کہ ان بے روزگار افراد میں سے کچھ افراد کو عدالت غلطی نے بحال بھی کر دیا لیکن کمپنی نے حقائق اور انصاف کے تقاضوں کو پس پشت ڈالتے ہوئے ان افراد کو دوبارہ بلا کسی جواز کے بے روزگار کر دیا ہے۔ وفاقی حکومت کا یہ اقدام بلاشبہ غیر مناسب اور انتقامی کارروائیوں کا رہا۔ جو ان اختیار کرنے کی بنیاد فراہم کرنے کے مترادف ہے۔ لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ سوئی سدرن گیس کمپنی سے نکالے گئے تمام افراد کو بلا کسی تاخیر کے بحال کیا جائے۔

**جناب اپنیکر:** قرارداد پیش ہوئی۔ جی جناب کچھ بولئے اگر آپ نے کچھ بولنا ہو۔

**سردار غلام مصطفیٰ خان ترین:** شکریہ جناب اپنیکر۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے کہ ہمارے صوبے کے ساتھ ہر لحاظ اور خاص اس صوبے سے ہر لحاظ سے نا انسانی کی جا رہی ہے ملازمت کے حساب سے فنڈ کے حساب سے۔ اور آج کل یہ تو ظلم ہے کہ وہ آٹا بھی بند کر رہا ہے یہ تو شکر ہے کہ باقی چیزوں ان کے ہاتھ میں نہیں ہیں تو جناب والا ان بے روزگاروں کو اس لئے نہیں نکالا گیا ہے کہ یہ ملازمت میں ڈیوٹی نہیں کر رہے تھے صحیح طریقے سے انجام نہیں دی رہے تھے صرف اس بنا پر نکلا گیا ہے کہ یہ ایک صوبہ ہے اس میں کوئی فرباد کرنے والا نہیں ہے حقیقت میں جناب والا دوسرا بے انسانی یہ کی گئی ہے کہ پاکستان کے کورٹ نے اس کو بحال کیا ہے لیکن کچھ لوگوں کو اس میں رکھا ہے لیکن پھر نکال دیا ہے ہماری حکومت کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ صوبائی معاملات میں کوئی stand لے اس پر کھڑا ہو جائے کہ ہمارے حقوق آپ کو دینا ہوں گے۔ جناب والا! یہ لوگ جو یہاں ملازمت کر رہے تھے اس میں ہمارے صوبے کے پیسے تھے یہ ہمارے صوبے کی گیس ہے اپنے ملازمت میں دوسرا بے صوبے کے لوگوں کو ہمارے گیس سے یہ حق پہنچتا ہے کہ ان کو ملازمتیں دی جائیں اور ان کو نہ دی جائے لیکن ہمارے اپنے آدمیوں کا یہ حق نہیں بنتا ہے کہ اس کو رکھیں اور رکھا گیا بھی ان کو جس کا حق نہ تھا لیکن انہوں نے پھر یہاں سے فارغ کر دیا۔ جناب والا! یہ قرارداد اس تو اپنی حکومت کو یہاں سے بار بار بھی ہیں لیکن وہاں وفاق جو ہے اس صوبے کو کچھ سمجھتا ہی نہیں کہ بھائی پروادا نہیں کہ ایک قرارداد آگئی انہوں

نے کہہ دیا پھر اس کو ردی میں پھیک دیا تو جناب والا یہ ہمارے فرائض میں ہے اور صوبائی حکومت کا فرض بتتا ہے کہ کم سے کم یہ وفاقی حکومت کو کہہ دیں کہ بھائی ان ملازمتیں کو رکھے اور ابھی انہوں نے ملازمتوں سے پابندی بھی ہٹائی ہے اور ہمارا خیال ہے کہ اس سے ہمارے صوبے کو کچھ دیں گے یا نہیں دیں گے اگر دیا بھی اول تو شک نہیں کہ وہ دیں اگر دیا تو پانچ چھوڑیں تو کری دے گا کچھ کو سفارش پر مل جائے گا اور باقی ایسے ہی بیٹھے رہیں گے تو جناب والا ہم صوبائی حکومت سے یہ اپیل کریں گے کم سے کم اور یہ صوبائی حکومت جو ہے مسلم لیگی حکومت ہے ان کو یہ نوکری اور ملازمتیں واپس دلانے تو میرا خیال ہے ان کا سیاسی فائدہ ہو گا ہم تو کہیں گے یہ صوبائی گورنمنٹ وفاق سے کم سے کم کچھ تو کہے کہ ہماری ملازمتوں کو بحال کیا جائے جس کا حق کوئٹہ نے بھی ان کو دیا ہے لیکن اس کے باوجود وہ نہیں کر رہے ہیں تو یہ ہماری ایوان سے درخواست ہے کہ اس کو منظور کیا جائے اور صوبائی حکومت سے ہماری اپیل ہے کہ ان بے روزگاروں کو روزگار واپس دلانے کے لئے اپنی کوشش تیز کر دے۔

جناب اپیکر: اور کوئی ممبر صاحب بولے وزیر بعد میں بولیں گے۔

پنس موی جان: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب اپیکر صاحب میں اس قرارداد کی بھرپور طریقے سے ہمایت کرتا ہوں اور یہ کہوں گا کہ اس ڈیپارٹمنٹ سے ۱۵۶۰ افراد کو نکال دیا گیا ہے جو ڈیپارٹمنٹ پرے پاکستان کے چوہبے کو جلاتا ہے اور پورا پاکستان اس وقت مر ہوں ملت ہے اس گیس کا کہ وہ آج اتنا استاکھانا پکاتے ہیں اور کھانے کے بغیر آپ دیکھیں کہ یہ کتنی قیمتی گیس ہے اور ہماری بد قسمتی ہے کہ اس سے کپڑا بنایا جاتا ہے اس سے پلاسٹک کی دیگر اشیا بنائی جاتی ہیں اربوں روپے اس سے پاکستان کو زرمباد لئے رہا ہے تو حکومت نے ۱۵۶۰ افراد کو نکال دیا۔ سردار صاحب تو بادشاہ آدمی ہیں صرف انہوں نے یہ کہہ دیا کہ اس کو وہ واپس لے لیں جناب والا انہوں نے کہا کہ یہ مسلم لیگیوں کا کام ہے تو میں کہتا ہوں کہ پنجاب کے مسلم لیگیوں یا سرحدیاںندھ کے مسلم لیگیوں کی ان کو ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ صرف پنجاب کے مسلم لیگیوں کو وہ مسلم لیگی بھجتے ہیں وہ سندھی پشوون بلوج یا ہزارہ کو وہ مسلم لیگی نہیں بھجتے ہیں یہ منہ بولتا ثبوت ہے پنجاب کی بالادستی کا یہ اس کی زور آوری ہے جناب کہ ہمارے

وطن کی چیز جو ہمارے وطن سے نکل رہی ہے اور ہمارے وطن کے لوگوں کو بے روزگار کر رہے ہیں۔  
نواز شریف پنجاب کو خوش کرنے کے لئے انہوں نے ۲۵ ہزار ملازمتوں کا اعلان کر دیا ہے لیکن اگر  
بلوچستان ان کو ملین اور بیلین ڈال دے رہا ہے یہ ۵۶۰ ملازمتیں میں کہتا ہوں کہ وہ تو اس کے سوائے اور  
بھی رکھ سکتے تھے جناب لیکن میں اپنے دوستوں سے کہوں گا جو کہ دوسری طرف تشریف رکھتے ہیں  
گزارش کروں گا کہ مہربانی کر کے صرف اس لئے مخالفت نہ کریں کہ جناب اپسیکر صاحب کہ وہ اس  
طرف بیٹھے ہوئے ہیں اور ہم اس طرف بیٹھے ہوئے ہیں وہ بلوچستانی ہیں کہ جتنا ہم بلوچستان کا ہم  
دعاویدار ہیں اتنا وہ بھی اس کا دعاویدار ہیں کل یہاں لوگوں کے پاس جائیں گے یہ عوام کو کیا منہ دکھائیں  
گے کیا صفت کریں گے مجھے یہ کہتے ہوئے انسوں ہوتا ہے کہ یہ بلوچستان کے لوگ ہیں یہ میں نہیں  
کہوں گا کہ اس میں زیادہ لوگ قوم کے بکھری ہوں یہ بھی بلوچستان کے لوگ ہیں ان کا یہ بھی حق بتاتا ہے  
جناب تو میں دوستوں سے یہ request کروں گا کہ اس تحریک کو بھر پور طریقے سے منظور کریں اور  
پنجابی بالادستی جو نواز شریف قائم کرتا چاہتے ہیں بلوچستان پر اس کو پکیں دیں۔ شکریہ جناب۔

جناب اپسیکر: ڈاکٹر تارا چند صاحب۔

ڈاکٹر تارا چند: جناب اپسیکر قرارداد کی جواہیت ہے اس سے کوئی بھی معزز رکن انکار نہیں کر سکتا  
ہے صرف الفاظوں سے کہنا کہ میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں یہ اتنی زیادتی ہے کہ ۵۶۰ ملازموں  
کو بے روزگار کر دیا گیا ہے میرے خیال میں ہم نے پہلے بھی اس طرح کی قراردادیں منظور کی ہیں گرا  
گرمی کے بعد بحث کے بعد بھوائی بھی ہیں لیکن اوپر جو بیٹھے ہوئے حکمران ہیں ان کو تو کوئی اثر ہی نہیں  
ہوتا ہے شاید وہ کہتے ہیں۔

شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

جناب اپسیکر صاحب سوچنے کی بات یہ ہے کہ کیس بلوچستان سے نکلتی ہے کیس اس صوبے  
سے اس بد قسم صوبے سے نکلتی ہے۔

بسم اللہ خان کا کڑ (وزیر): جناب اپسیکر گیٹ کے پاس ایک آدمی کھڑا ہے وہ کس حیثیت

سے کھڑا ہے۔

جناب اپیکر: یہ آدمی باہر نکل جائے کون ہے۔ دربان کس لئے کھڑا ہے اس کو کیوں آنے دیا تم بھی نکل جاؤ۔ (باہم گفتگو) چلیں جی بولئے جی۔

ڈاکٹر تارا چند: جناب اپیکر صاحب ۵۶۰ نوجوانوں کو بے روزگار نہیں کیا گیا ہے بلکہ ۵۶۰ آدمیوں کا قتل عام کیا گیا ہے قصور صرف ان کا یہ تھا کہ ان کو پہلی پارٹی کے دور میں بھرتی کیا گیا اور کوئی قصور نہیں ہے یعنی زور آوری تو اتنی حد تک ہے کہ پاکستان کی معزز عدالت نے ان کو بحال کیا ان کی ملازمتوں کو لیکن حکر انوں کی زور آوری اس حد تک ہے کہ عدالت کے فیصلے کو مانے پر رازی نہیں ہیں یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ میاں صاحب جب سے اقتدار انہوں نے منجلا ہے تو انہوں نے بھرتیوں پر ملازمتوں پر پابندی عائد کی ہے ان کی پالیسی ان تک لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ روزگار ملک کے عوام کو ملک کے نوجوانوں کو روزگار نہیں دے سکتے تو کم از کم جو سابقہ حکومت نے جو روزگار دیا تھا وہ روزگار آپ نہیں چھینیں سندھی میں کہتے ہیں کہ (سندھی کہاوت) یعنی اگر تم دے نہیں سکتے ہو تو دکھاؤ تو نہیں جناب اپیکر صاحب میں سمجھتا ہوں کہ اس پر جتنا بھی جذبات کا انہمار خیال کیا جائے تو کم ہے اور اس میں بغیر کسی تفریق کے کسی قرارداد اپوزیشن کی طرف سے آئی ہے تو ٹریڈری پیپر پر بیٹھے ہوئے اس کی مخالفت کریں میرے خیال میں یہ بات نہیں ہوئی چاہیے اور ہم سمجھتے ہیں کہ ان کی بھائی کے لئے صرف اپوزیشن کا فرض نہیں بلکہ حکومت کا بھی فرض ہے چونکہ اس وقت پورے ملک میں اتنی بیروزگاری ہے کہ آئے دن ہم اخبارات میں پڑھتے ہیں کہ فلاں شہر میں ایک نوجوان نے خودکشی کر لی فلاں شہر میں اور یہ بلوچستان میں بھی واقعات ہوئے ہیں تو ہم سمجھتے ہیں کہ سب سے پہلے جو سوئی سدرن گیس کے ملازمین کو بر طرف کیا گیا ہے نکالا گیا ہے ان کو بحال کیا جائے اور اس کے لئے قرارداد سے آگے صوبائی حکومت کو اور کوئی اقدام کرنا پڑتا ہے اس سے دریغ نہ کیا جائی مہربانی۔

جناب اپیکر: شکر یہ کوئی اور معزز رکن بولنا چاہتا ہے۔

میر عبدالکریم نو شیر وانی (وزیر): شکر یہ جناب اپیکر صاحب بد قسمتی سے جناب اس ملک

میں ایک رواج بنایا ہوا ہے آپ نے دیکھا کہ ماضی کی گورنمنٹ نے ۹۲ء میں جو یہاں حکومت تھی اس وقت ہمارے ساتھیوں نے خصوصی طور پر بی این ائم نے ۲۰۰ لیڈی نیچر جو بلوچستان میں بھرتی کئے گئے اس کے بعد ۹۶ء اور ۹۷ء کے ایکشن ہوئے تو سردار صاحب کی حکومت بر سرا فائدہ آئی تو سب سے پہلے ۲۰۰ لیڈی نیچر جو یہاں سے بلوچستان سے نکالی گئیں وہ بھی آپ کو یاد ہو گا۔

**جناب اپنیکر:** سولی سدرن گیس کی یہاں بات ہو رہی ہے صوبائی یوں کی بات کر رہے ہیں آپ relevant رہیں۔

**میر عبدالکریم نو شیر وانی (وزیر):** جناب ۲۰۰ لیڈی نیچر کو سردار اختر مینگل نے نکالا۔

**ڈاکٹر تارا چند:** جناب یہ غلط بیانی کر رہے ہیں یہ در لذ بینک کا پراجیکٹ تھا انہوں نے نکالا ہے۔ اگر وہ بات کرتے ہیں تو صحیح کریں۔ (باہم نشانہ)

**میر عبدالکریم نو شیر وانی (وزیر):** جناب اپنیکر سردار محمد اختر مینگل کی حکومت نے ان کو نکالا ہے جو آج تک وہ لیڈی نیچر نہیں دو ہزار گھر س جو ہیں ویران ہو گئے ہیں۔ (مدائلت)

Prince Musa Jan: Mr. Speaker the honourable member should come to the point.

**جناب اپنیکر:** آپ اس قرارداد پر یوں مجھ سے مخاطب ہوں۔

**میر عبدالکریم نو شیر وانی (وزیر):** جناب آپ مجھے بولنے دیں میں اسی قرارداد کی طرف آ رہا ہوں۔ جناب یہاں اس ملک میں یہ رواج ہے اس ملک میں دو بڑی پارٹیاں ہیں ایک پیپلز پارٹی ہے ایک مسلم لیگ ہے جب مسلم لیگ بر سرا فائدہ آتی ہے تو جتنے appointment کرتی ہے پیپلز پارٹی جب آتی ہے تو ان کو نکالتی ہے جب پیپلز پارٹی بھرتی کرتی ہے تو مسلم لیگ نکالتی ہے۔ یہ ملک کا رواج ہے بد قسمی ہے آخر ملازموں نے کیا گناہ کیا ہے کہ ان کو جو بھی حکومت بر سرا فائدہ آتی ہے ان کو نکلتی ہے یہ ایک رواج ملک میں ہنا ہوا ہے آپ نے دیکھا کہ بعد میں پیپلز پارٹی نے مسلم لیگ کے نکالے اس کے بعد جب مسلم لیگ آتی تو اس نے پیپلز پارٹی کے سارے بندے نکال دیے یہ ایک

سیاسی ایشتوں ہے اس ملک میں، مگر ہم چاہتے ہیں اس ملک میں نہیں ہونا چاہئے۔ جہاں تک سوئی گیس کے مالز میں کا تعلق ہے ان کو نہیں نکالنا چاہیے اور آپ کو پتہ ہے کہ یہاں سے ۱۳۲۰ آدمیوں کو جو بیہاں سے بر طرف کئے گئے ہیں وہ آج بھی در بدر کی خواکریں کھار ہے ہیں آپ کے ۴۰۰ انجینئرنگز ہیں ہے روزگار پھر رہے ہیں آپ کے چار پانچ سوڈا اکٹھے روزگار پھر رہے ہیں اب اتنے لوگوں کے باوجود پھر ۱۵۶۰ اور آئندہ آپ کے لحاظ میں ہو جائیں تو میں سمجھتا ہوں جناب ہم اس کے حق میں ہیں ہم چاہتے ہیں یہ رواج اس ملک سے بند کریں جناب یا انتقام کی سیاست بند کرو گے یا ہم غیر ری پلٹھر پر ہیں گویا ہم گورنمنٹ ہیں پھر بھی ہم اس کے حق میں ہیں کہ یہ رواج اس ملک میں نہیں ہونا چاہیے۔

جناب اپنے سلیکر، سردار لوئی صاحب۔

**سردار عبدالحفیظ لوئی:** جناب اپنے سلیکر صاحب یہ قرار داد پہلے بھی آئی ہے جب میں suspend ہوا تھا یہ قرار داد اور پی آئی اسے کی قرار داد آئی ہوئی تھی قرار داد تو ہم یہاں سے پاس کر لیتے ہیں اور آگے جو چلی جاتی ہیں اس کا مقصد فوت ہو جاتا ہے وہاں کوئی عمل درآمد نہیں ہوتا ہے اور اس پر اس کی خصوصی کمیٹی کا چیئرمین میں تھا اور میں نے یہ request کی تھی کہ یہاں سے جو قرار داد پاس ہو جائے بار بار اس کو repeat کیا جائے وفاقی حکومت کو کہا جائے اس پر عمل درآمد کرے اگر پھر بھی وہ عمل درآمد نہیں کرتی تو برائے مہربانی ہم حکومت سے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اس کے پیشکش کے چیئرمین کو اسلام آباد کے لئے روانہ کر دیں ان قرار دادوں کے وہ چیजیں پڑ جائیں تاکہ یہ قرار داد میں وہاں سے منظور تو کرائیں یہ قرار داد اگر اسکی کاریکاری دیکھیں تو پہلے بھی پی آئی اسے اور گیس کی قرار داد بسم اللہ خان کا کڑنے پیش کی تھی اور یہاں سے منظور ہو کر چلی گئی اس قرار دادوں کا فائدہ کیا ہے اس سے تو ہم اور اپنا استحقاق بمروح کر رہے ہیں قرار داد پیش کرتے ہیں اور وفاقی حکومت وہاں سے ہم کو کوئی چیز وہاں سے ڈالنا نہیں چاہتی وہ نہیں بھیتی ہی نہیں کہ صوبہ ہے وہ صرف اور صرف چناب کو صوبہ بکھر رہے ہیں اور جتنے بھی فذر ہیں اور جتنے پیشکش ہائی وے بن رہے ہیں وہ سب وفاقی حکومت کے توسط سے چنابی سامراج کے لئے وہاں پر خرچ کر رہے ہیں اور صوبہ بلوچستان میں کچھ نہیں دے رہے ہیں آپ

ویکھ رہے ہیں کہ وہاں موڑوے بنا رہے ہیں کیا موڑوے ہماری ضرورت نہیں تھی آپ دیکھ رہے ہیں کہ پنجاب میں کیا ہو رہا ہے پرسوں ہمارے پار یعنی لیدر مولانا امیر زمان صاحب کا بیان نہیں پڑھا کہ لاہور میں کتنے ترقیاتی کام ہو رہے ہیں اور یہاں ہمارے لئے کہتے ہیں کہ بجٹ ہی نہیں ہے خارہ ہے تجوہ کے پیسے ہم لوگ بھیک مانگ کے لے رہے ہیں ہم ایوان سے پر زور سفارش کر رہے ہیں کہ خدا را ہم کب تک یہ بھیک مانگتے رہیں گے اپنے ہم پار یعنی لیدر کو کہتے ہیں اور دوسرے جو ہمارا سارا ایوان ہے یہ نہیں کہ حزب اختلاف ہے یا حزب اقتدار ہے سب مل کر مرکز کے پاس جائیں ہمیں خدا کے لئے اپنے حقوق دے دیں تو سب مل کر اسی نیبل پر حلف اٹھائیں کہ ہم یہ گیس بند کروں گے اور کل دیکھتے ہیں کہ پنجاب کل کیا کرتا ہے وہ اپنے آئے کی دھمکی دیتا ہے تو ہم اپنی گیس کی دھمکی نہیں دے سکتے ہیں۔ شکریہ جناب۔

جناب اپیکر: میر محمد عاصم کرد۔

میر محمد عاصم کرد: شکریہ جناب اپیکر صاحب میں اپنی طرف سے اپنی پارٹی کی طرف سے اور اہل بلوچستان کی طرف سے اس قرارداد کی مکمل حمایت کرتا ہوں اپیکر صاحب کافی معزز مبران نے اس پر وہنی ڈالی میں بھی اس کے متعلق کچھ کہوں گا آپ کو بخوبی علم ہے اپیکر صاحب یہ زیادتیاں کی گئی سے ہوتی چلی آ رہی ہیں ہمارے صوبے میں بے روزگاری ایک دباء کی صورت میں پھیلی ہوئی ہے جب صحیح ہم اٹھتے ہیں تو اپنے سہماں خانے پر آ جاتے ہیں لوگوں کو دیکھ کر میرا P.B. ہائی ہو جاتا ہے ان میں سے اپیکر صاحب ۹۹ فیصد روزگار کی تلاش میں ہوتے ہیں وہ دو دو سال سے دھکے کھار ہے ہیں میر صاحبان کا دروازہ کھنکھار ہے ہیں غصہ صاحب ہونگے اس کی چوکھت میں گھس جاتے ہیں مگر ان بچاروں کو روزگار نصیب نہیں ہوتا ہے۔ اپیکر صاحب آپ یقین کریں جب میں ۹۰ میں ایک پی اے تھا ان لوگوں کے ساتھ ہم نے وعدے کئے کہ آپ کے بچوں کو روزگار دلائیں گے ابھی ۹۹ آیا ہے ان کے بچوں کو روزگار نہیں ملا ہے ابھی بھی آتے ہیں کہ آپ نے ۹۰ء میں ہمارے ساتھ وعدہ کیا تھا کیا ہوا اس وعدے کا۔ ہمارا کہنا یہ ہوتا کہ ابھی دیکھنیز نہیں ہیں، ابھی آ جائیں گی ابھی

آجائیں گی مگر اپنے صاحب ان کو روزگار نہیں ملا ہے۔ اپنے صاحب ابھی سوتی سدرن گیس کے ۵۶۰ ملازمین نہیں ہیں ان کے ۵۶۰ خاندان بھی ان کے ساتھ ہیں یہ ۵۶۰ خاندانوں کا سوال ہے ہمارے ملک میں مصیبت تو یہ ہے ایک حکومت آتی ہے کچھ appoint کرتی ہے وہ ایسی نہیں کہ ان کو فیصل اللہ ملازمت ملتی ہے۔ انہوں نے اپنے صاحب کی چوکھوں کے دھنکے کھائے ہیں اور اس کے بعد جا کر کہیں appoint ہوئے ہیں اس سے پہلے ہمارے ٹیکلپز پارٹی کی حکومت تھی وہاں مس ناہید خان تھیں ان کے ذریعے ہمارے بلوچستان کے کچھ لڑکوں کا accommodate کیا گیا اور اپنے صاحب ان کے جانے کے بعد دوسرے دن ان لڑکوں کو Cancel آرڈران کے ہاتھ میں دیئے گئے کہ انہیں فارغ کیا گیا ہے اس کے بعد بھی یہ ہوا ہے آپ جناب سوچیں ہمارے آنریبل منزرا صاحب بیٹھے ہوئے ہیں فیڈرل نے اب تک آپ کو accept نہیں کیا ہے آپ اس چیز کا اندازہ لگائیں کہ میاں صاحب کی حکومت کو دو سال ہو گئے ہیں کچھ اوپر ہو گئے ہیں اور اب تک فیڈرل میں آپ کی کوئی نمائندگی نہیں ہے ایک ہمارا بے چارہ یعقوب ناصر تھا اس کو بھی چار منیتے کے بعد نکال دیا گیا اور اپنے صاحب آپ کی کوئی نمائندگی فیڈرل میں نہیں ہے اندازہ اس سے کریجھے آپ کو وہ بالکل accept نہیں کر رہے ہیں پہلے تو فیڈرل میں کچھ نمائندگی دے دیتے تھے اور ابھی تو اپنے صاحب کوئی نمائندگی نہیں ہے بھائی گیارہ ایم این اے ہیں ۱۸ اسٹینیز ہیں کیا ان میں کوئی قابلیت نہیں ہے کہ ان کو مرکز میں کوئی نمائندگی دی جائے۔ جام یوسف نہیں دوسرے ہیں یعقوب ناصر کو دوبارہ لگادیں کچھ تو نمائندگی ہو مگر اپنے صاحب آپ یقین کریں کہ ہمارے ساتھ کیا ہوا ہے میرے کہنے کا مطلب یہ ہے میں اپنی طرف سے اپنی پارٹی کی طرف سے اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں اور ساتھ ہی ساتھ یہ کہتا ہوں کہ جتنے بھی آج سے پہلے جتنے فیڈرل منزروں میں appoint ہوئے ہیں جن لوگوں کو نکالا گیا ہے ان کو بھی appoint کیا جائے شکریہ جناب اپنے۔ (مدخلت)

جناب اپنے: شیخ جعفر خان مندو خیل۔

شیخ محمد جعفر خان مندو خیل (وزیر): شکریہ جناب اپنے اس قرارداد پر آپ نے مجھے

بولنے کا وقت دیا اس قرارداد کی اہمیت سے بھم اکار نہیں کرتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں جو بلوچستان کی  
مسلم لیگ ہے اپنی پارٹی اپنے یاریمانی گروپ اور میں اس کی حمایت کرتا ہوں میں ان کی تفصیل میں  
میں جاؤں گا کیونکہ بلوچستان میں پہلے سے بے روزگاری بہت زیادہ ہے اس میں ۵۶۰ آدمی ہے  
روزگار ہو جائیں واقعی ان خاندانوں کو کافی تکلیف ہوتی ہے اور ہم بلوچستان کے حقوق کے لئے ہر  
فورم پر پہنچنے میں رہے ہیں کسی سے بھی اگر میں یہ کہوں کہ سب سے زیادہ ہم بولے ہیں یا ہمیں زیادہ  
اس کا موقع ملا ہو گا ادھر بولنے کا۔ ہم نے بلوچستان کے حوالے سے قطعاً یہ ہم نے کوئی کمزوری نہیں کی  
ہے کہ ہم اپنے حقوق کے حصول میں پہنچنے رہ گئے ہیں لیکن اس گیس کے مسئلے میں میں ذرا ذینش میں  
جاؤں گا اس تقریباً ۵۰ فیصد بلوچستان سے نکلتی ہے اور پہنچنے دور میں ہمپڑ پارٹی کے دور میں ان لوگوں  
کو appointment کیا گیا ہے۔ اس کیا گیا ہے۔ اس کے اپنے دوسرے لوگوں نے لے لی ہے اس  
اپنکے لئے ہم دے رہے ہیں appointment دوسرے لوگوں نے لے لی ہے اس  
بات پر ہم کو انکار ہے بلوچستان والے جو ہیں ان کا تو حق بتاتے ہے یا سندھ کا جہاں سے گیس نکلتی ہے ان  
کا یہ حق بتاتے ہے ان وسائل پر ان کا حق بتاتے ہے لیکن دوسرے کیوں لگائے فرنیکر دالے، پنجاب والے  
کیوں لگائے وہ تو جو اپنے کار پوری شن ہیں ان میں لگا دیں اس کے اوپر ۸ سے ۱۰ ہزار آدمی لگئے ہوئے  
ہیں سب سے بڑا اعتراض اس پر ہمارا یہ تھا کہ یہ بلوچستان کے ساتھ زیادتی ہے کہ جتنے appoint  
ہوتے ہیں اتنی رقم گیس سرچارج سے کم ہو جاتی ہے جتنے ڈولپمنٹ اخراجات زیادہ ہوتے ہیں اتنی  
گیس سرچارج کم ہو جاتی ہے آگے بلوچستان کو ترسیل کم ملتی ہے ان کے ساتھ غصب کیا گیا ہے اس کا  
ازالہ اس پر ان غربیوں کے خرچے بھی بہت آئے بھجے پتہ ہے کہ اس پر کتنے اخراجات ہوئے ہیں۔  
حقیقت یہ ہے کہ ہمارے رشتہ دار بھرتی ہوئے ہیں لیکن ہمارے کہنے پر بھرتی نہیں ہوئے ہیں لیکن جو  
انہوں نے کروانے تھے انہوں نے کر لئے۔ بہر حال اس کی وضاحت میں نے کر دی صرف بلوچستان  
کی حد تک کیونکہ ہمارے وسائل پر حق ہمارا ہوتا ہے ان کو بحال کیا جائی بھایا کو اپنے وسائل میں کھپایا  
جائے۔ (مداخلت)

**جناب اپسیکر:** جو اس قرارداد کے حق میں ہیں وہ بھائیں۔ جو اس کے مخالف ہیں تاں نہیں۔  
چونکہ بھائیوں کی تعداد زیاد ہے قرارداد منظور ہوئی۔ (قرارداد منظور کی گئی)  
**ڈاکٹر تارا چند:** جناب پوائنٹ آف آرڈر ایک بہت اہم مسئلہ ہے۔

**جناب اپسیکر:** نو پوائنٹ آف آرڈر (No.P.O)۔ پھر مجھے زیر آور ختم کرتا پڑے گا چلنے  
بولیں۔

**ڈاکٹر تارا چند:** جناب اپسیکر گزشتہ دنوں ہمارے سینئر وزیر مولا نا امیر زمان صاحب صوبہ پنجاب  
گئے وہاں پر پنجاب میں چند ہاؤس میں اسے نہیں کرنے دیا گیا ہے تو یہ بلوچستان کے ساتھ زیادتی ہے  
**جناب اپسیکر:** یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ وہ خود ایم پی اے ہیں  
وزیر ہیں وہ خود آئیں گے۔ کر لیں گے۔

**جناب اپسیکر:** آج اجلاس کا آخری دن ہے میں کچھ گزارشات کروں گا۔ محترم وزر اکرام سے  
اور معزز اراکین اسلامی سے۔

### جناب اپسیکر کا اختتامی خطاب

**جناب اپسیکر:** محترم وزر اکرام اور معزز اراکین اسلامی۔

۱۔ بلوچستان اسلامی کا موسم سرما کا روایت اجلاس جو کد مورخہ یکم فروری ۱۹۹۹ء سے شروع ہوا تھا  
الحمد للہ آج اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ آپ کو علم ہو گا کہ آج کا اجلاس موجودہ پارلیمنٹی سال کا اختتامی  
اجلاس ہے۔ آئینی تقاضہ کے مطابق (۲۰) دن کا بیڈف مکمل کرنا ہوتا ہے اور آج آپ کی اس اسلامی کو  
یہ اعزاز حاصل ہے کہ یہ پارلیمنٹی سال کے (۲۰) روز آپ معزز اراکین کے تعاون سے بخیر و خوشی  
مکمل ہوئے ہیں اس پر میں آپ کا ممنون ہوں۔

۲۔ موجودہ پارلیمنٹی سال کے دوران اسلامی نے سالانہ میزانیہ برائے سال ۱۹۹۸-۹۹ اور  
ضمنی میزانیہ برائے سال ۱۹۹۷-۹۸ء کی منظوری دی۔

(۱) اسلامی میں کل تین مسودات قانون پیش ہوئے۔ ان میں سے دو منظور ہوئے جبکہ تیسرا مسودہ

قانون متعلق مجلس قائدہ کے سپرد کیا گیا ہے۔

(ii) سال ۱۹۹۸ء میں گیارہ سرکاری قراردادیں محفوظ ہوئیں۔ جن میں ۹ قراردادیں پاس ہوئیں۔

(iii) کل ۱۸۰ سوالات موصول ہوئے جبکہ ۱۵۶ سوالات دریافت کئے گئے۔ جن میں سے ۹۱ سوالات بالخصوص جوابات موصول نہیں ہوئے جبکہ بعض سوالات متعلقہ وزراء کی عدم موجودگی یا پھر تسلی بخش جوابات نہ ہونے کی وجہ سے مختلف اجلاسوں میں تین تین بار بھی موخر ہوتے رہے۔ مجھے یہ کہتے ہوئے دکھ ہو رہا ہے کہ معزز ارکین کی جانب پوچھئے گئے سوالات اور ان کے جوابات کی کارروائی اور کارکردگی بھی تسلی بخش نہیں رہی اکثر سوالات کے جوابات بروقت موصول نہیں ہوتے رہے بسا اوقات تو یہ ہوا کہ جوابات تو موصول ہوئے مگر متعلقہ وزراء صاحبان ایوان میں موجود نہیں ہوتے تھے۔ جس سے اس بھلی کی کارروائی اور کارکردگی متاثر رہی۔ میں حکومت سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ سوالات کے جوابات آئندہ بروقت ارسال کریں۔ میں ان کا محفوظ ہوں گا۔ علاوہ ازیں اس بھلی نے تین تھاریک احتجاق اور ۲۶ تھاریک التوانہ نہیں۔ جن میں سے ایک تھریک احتجاق کمیتی کو جب کہ مسودہ قوانین مجلس قائدہ برائے صحت تعلیم کے حوالے کر دیئے گئے۔ غیر سرکاری ارکین کی جانب سے ۱۵ قراردادیں چیش ہوئیں جن میں سے ۸ قراردادیں محفوظ ہوئیں۔

۳۔ اگر میں یہاں ”زیر و آور“ کے بارے میں کچھ عرض کروں تو بے جانہ ہو گا۔ بلوچستان میں اس بھلی مرتبا ”زیر و آور“ کو متعارف کرایا گیا۔ زیر و آور کو متعارف کرانے کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ معزز ارکین اس بھلی کو کسی بھی اہم نویت کے عوامی مسائل پر، جن کا تعلق صوبہ سے ہو، ایک مقررہ وقت میں اظہار خیال کا موقع فراہم کرے۔ اور حکومت کی توجہ اس اہم مسئلے کی طرف مبذول کرائی جاسکے تاکہ وہ اس کا فوری نوش لے سکے۔ قبل ازیں معزز ارکین ”پو اکٹ آف آرڈر“ پر اپنی بات تو کہتے تھے۔ مگر بعض اوقات وہی بات ایک طرف تو اس بھلی کے قواعد ”پو اکٹ آف آرڈر“ کے زمرے میں نہیں آتی تھی اور دوسری طرف روزمرہ کی کارروائی یعنی ”آرڈر آف دی ڈے“ میں نہ صرف تعطل

پڑتا تھا بلکہ کئی اہم آئنہ رہ جاتے تھے۔ زیردا آور متعارف کرنے سے معزز ارائے کیں اسکلی کو فوری اور اہم نوعیت کے صوبائی مسائل پر اظہار خیال کا موقع فراہم کیا جیسا۔ جس سے نہ صرف ثبت اثرات مرتب ہوئے بلکہ روزمرہ کی کارروائی احسن طریقے سے تسلی سے چلتی رہی اور علاوہ ازیں عمومی نہادوں کی یہ کارکردگی ان کے حلقوے کے عوام نے سرائی کے لئے باعث اٹھینا ثابت ہو رہی ہے۔

۲۔ معزز ارائے کیں ایں یہاں عرض کر دینا بھی اپنا فرض سمجھتے ہوں کہ بلوچستان صوبائی اسکلی کے موجودہ "قواعد و انصباط کار" میں کافی ابہام تھا۔ اور بعض قواعد تو ایک دوسرے سے مقابدم تھے۔ میں نے نہایت ہی غور و خوض کے بعد یہ فیصلہ کیا تھا کہ اسکلی کے قواعد پر نظر ثانی کی جائے۔ لہذا میں نے آئین اور قواعد کے ماہرین کی جوینٹ اور قومی اسکلی میں اپنے فرائض بطور احسن سرانجام دے رہے ہیں کی خدمات حاصل کیں۔ جس کے لئے میں چیزیں میں سینٹ اور اپسیکر قومی اسکلی کا اخذ حد مذکور ہوں گے انہوں نے پارلیمنٹ کے قانون اور آئین کے ماہرین کو تین مرتبہ یہاں بھجوایا۔ انہوں نے یہاں مسلسل کئی روز ہمارے ساتھ بیٹھ کر نہایت ہی باریک بینی اور عرق ریزی سے ہر ہر قاعدہ کا مطالعہ کر کے تراجم کی۔ فاراش کی ہے۔ ہم اپنے اس اہم فریضہ کی تحریک میں اللہ کے فضل سے جملہ قواعد پر نظر ثانی کر چکے ہیں۔ اور یہ مسودہ اسکلی کے اجلاس میں پیش کیا جا چکا اور آپ سیدھے حضرات نے بھی اسکلی نے یہ مسودہ کیٹھی برائے "قواعد و انصباط کار و استحقاق" کے پرداز کیا ہے جو انشاء اللہ جلد از جلاس پر اپنی روپورث پیش کرے گی۔

## ۵۔ مجلس قائدہ کی کارکردگی:

معزز ارائے کیں! اسکلی کی "مجلس قائدہ" کی کارکردگی کوئی قبل تعریف نہیں رہی۔ آپ جانتے ہیں کہ پارلیمانی کارروائی میں ان مجلس قائدہ کا اہم کردار ادا ہوتا ہے۔ کمیٹیوں کے اجلاس بلائے جاتے رہے مگر کوئی پورانہ ہونے کی وجہ سے اکٹھ مجلس قائدہ کے پرداز کام میں کوئی پیشرفت نہ ہو سکی۔ معزز ارائے کیں سے یہ ری گزارش ہے کہ وہ ان اسٹینڈنگ کمیٹیوں کو فعال بنائیں تاکہ اسکلی اپنے فرائض بطور احسن سرانجام دے سکے۔ لہذا اپنی جانب سے بسم اللہ خان کا کڑو وزیر و اساس چیزیں میں

مجلس قائمہ برائے روپنیو فنا نہیں وہ دیپمنٹ کا از جد ملکوئی ہوں کہ انہوں نے نصrf اپنی مجلس قائمہ کی  
میں نگیں باقاعدگی سے بلوائیں بلکہ ان کے پر درکعے گئے کام کو احسن طریقے سے تنالیا۔ یہاں تک اس  
بات کا تذکرہ بھی کرنا چاہتا ہوں کہ بلوچستان اسمبلی کے سال ۱۹۹۷ء میں قیام سے لے کر اب تک  
قامہ حزب اختلاف کا انتخاب نہیں ہو سکا ہے۔ اس سلسلے میں، میں نے اپنی جانب سے ان پارٹیوں  
کے پارلیمانی قائدین جناب نوابزادہ سید اکبر ہنگوی، جناب عبد الرحیم مندو خیل اور جناب سردار اختر  
میں نگل کو مورثی ۳ مارچ ۱۹۹۸ء کو خطوط ارسال کئے، یادداہی کے پاؤ جو داہی تک قائد حزب اختلاف کا  
انتخاب عمل میں نہیں لا یا جاسکا ہے۔

یہاں میں اس امرگی طرف بھی آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ میں نے اسمبلی کی  
کارروائی کے ان مباحثات کی طباعت کی بروقت چھپائی اور انہیں ان معزز اراکین میں تقسیم کرنے  
کے سلسلے میں شعبہ طباعت اور اشاعت ہمارے اسمبلی کے افران کی میں نگ طلب کی جس میں یہ مسئلہ  
زیر غور لا کر مباحثات کی جلد سے جلد طباعت اور تقسیم پر لائج عمل طے کیا گیا۔ اس سلسلے میں شعبہ  
رپورٹنگ میں رپورٹر صاحبان کے لئے علیحدہ علیحدہ کمپیوٹر ریک بنوائے گئے جہاں اب وہ انجمنی  
اطمینان سے بینچ کر کمپیوٹر پر مباحثات تیار کرتے ہیں اور مجسمی سے کام کر رہے ہیں جبکہ اس سے قبل  
انہیں دبجمی سے بینچ کر کام کرنے کی سہولت تک حاصل نہیں تھی۔ اس ۲ سالہ مدت کے دوران ۲ سالوں  
یعنی سال ۹۵-۹۶ء کے مباحثات کی طباعت کمکمل کر کے انہیں معزز اراکین اسمبلی میں  
تقسیم کی گئیں جبکہ سال ۱۹۹۷ء کے مباحثات طباعت کے لئے پرتنگ پر یہیں کو دے دیئے گئے ہیں  
جبکہ سال ۱۹۹۸ء کے مباحثات کی ایڈینگ مکمل کی جا پچکی ہیں۔ فنڈ زکی دستیابی پر انہیں طباعت کے  
لئے اٹاء اللہ دیا جائے گا اور انہیں مکمل کیا جائے گا۔ ان پرانے مباحثات کی تحریک سے ان برائیوں کی  
کارکردگی میں بہتری کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ بلوچستان اسمبلی کے  
آفیسران نے میرے احکامات کی روشنی میں اپنی کارکردگی کو مزید بہتر بنایا اس کے لئے میں ان کا  
ممنون ہوں اور اس طرح بلوچستان اسمبلی یعنی آپ کی اسمبلی ملک کے دیگر اسمبلیوں کے مقابلہ میں

مباحثات کی پرہنگ اور ان کی تقسیم میں سب سے آگے نہ رائیک پر ہے۔ جبکہ دیگر اسلامیوں (معزز اراکین نے ڈیک بجا ہیں) شکریہ۔ میں اب تک ۱۹۹۰ء کے بعد کے مباحثات کی طباعت اب تک نہیں ہو سکی ہے۔ علاوہ ازیں شعبہ طباعت و اشاعت اور ایڈیٹنگ کو مزید فعال بنایا جا رہا ہے۔ اسلامی کے افران کی بھرپور کوشش اور محنت ہے کہ ہم اپنے معزز اراکین اسلامی کے مباحثات کی طباعت کا کام انجامی ترجیحی بنیادوں پر کامل کر کے انہیں مہیا کریں۔ اس بات کو منظر رکھتے ہوئے رپورٹ صاحبان سیست کا تیوں کو خصوصی طور پر کمپیوٹر پر کپوزنگ کی خصوصی اڑینگ دی گئی، یہی وجہ ہے کہ آج ہمارے رپورٹز، چیف ایڈیٹر مباحثات اور کاتب حضرات کمپیوٹر پر کپوزنگ کا کام بخوبی انجام پا رہے ہیں۔ جس سے ان شعبہ جات کی کارکردگی مزید فعال ہو گئی ہے۔ مباحثات کی طباعت اور ان کی تقسیم میں شعبہ طباعت و اشاعت کے افران کی کارکردگی بھی اطمینان بخش ہے۔ (اذان مغرب) (اذان کے بعد) حالیہ اقدامات کی بدلت ان شعبہ طباعت و اشاعت کی افران کی کارکردگی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس مرتبہ بلوچستان اسلامی کے قواعد و انضباط کا بھرپور ۱۹۹۹ء کی اردو اور انگریزی میں کمپیوٹر پر کامل کپوزنگ کا کام بھی شعبہ طباعت و اشاعت میں کئی روز کی مسلسل محنت کے بعد پایہ تھیک پہنچا جس کے سبب صوبائی اسلامی کے بجٹ میں خلیر قم کی بچت ہوئی ہے۔ آپ صاحبان کو خوش ہو گی جبکہ اس سے قبل قواعد و انضباط کا رکی چھپائی پر خلیر قم خرچ کی جاتی تھی۔ اس کا میاب تجربہ کے بعد شعبہ طباعت و اشاعت سیست دیگر تمام شعبوں کی کارکردگی کو مزید بہتر بنانے کے لئے توجہ دی جا رہی ہے جس کے لئے ہمیں اس مسئلے میں صوبائی حکومت کی بھرپور توجہ اور تعاون کی ضرورت ہے۔ میں آپ صاحبان کا مشکور ہوں کہ میں نے اپنے پورے اس سال کی رپورٹ جو تھی آپ اراکین کی خدمت میں پیش کی۔ میں چاہوں گا کہ آپ اس پر اپنی اسلامی کی جو کہ آپ کے لئے کام کرتی ہے کو مزید بہتر بنانے کے لئے آپ کی تجاویز آئیں گی میں اور ہم تمام اسلامی اساف اس کو welcome کریں گے اور چاہیں گے کہ ہماری اسلامی ہر کام میں ہر ہر چیز میں دیگر اسلامیوں سے آگے ہو۔ انشاء اللہ۔ امید ہے کہ آپ کے بھرپور تعاون سے اور حکومت کے تعاون سے

اسیلی کی کارروائی کو بہتر سے بہتر انداز میں پیش کر سکیں گے۔ بہت مہربانی آپ کی۔ اب میں سیدر ٹیری صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ پروردہ گیشن آرڈر پڑھیں۔

Akhtar Hussain Khan  
Secretary Assembly by

### ORDER

In exercise of the powers conferred on me by clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973, I, Miangul Aurangzaib, Governor of Balochistan, hereby prorogue the Provincial Assembly of Balochistan on Thursday the 18th February, 1999, after the session is over.

Sd/-

(MIANGUL AURANGZAIB)  
Governor Balochistan.

جناب اسپیکر: گورنر بلوچستان کے order کی روشنی میں اسیلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسیلی کا اجلاس چھ بجھ ۳۵ منٹ (شام) غیر معینہ مدت تک کے لئے ملتوی ہو گیا)